

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اسلامیات

جماعت چہارم

یکساں قومی نصاب 2020ء کے مطابق



پنجاب ایجوکیشن، کریکولم، ٹریننگ اینڈ اسسمنٹ اتھارٹی

عظمیٰ حمید	شہزادہ نعیم بابر	شاہستہ خاتون	ڈاکٹر فخر الزمان
ایمن شریف	عبدالعزیز	ڈاکٹر سلمان شاہد	شبانہ شاہین
حفظ الرحمان عثمانی	ڈاکٹر نعیم حفیظ	محمد اشتیاق اصغر	ڈاکٹر شاہ عبدالرؤف
نگہت لون، اسفند یار خان، سرفراز احمد		ڈیک آفیسر: منصورہ ابراہیم (قومی نصاب کونسل)	
ڈاکٹر فخر الزمان سینئر ماہر مضنون، پیکیٹا		ڈائریکٹر (کریکولم اینڈ ایڈیوکیٹیشن): عامر ریاض	
ڈاکٹر شاہ عبدالرؤف سینئر ماہر مضنون / ڈپٹی ڈائریکٹر، پیکیٹا		ڈپٹی ڈائریکٹر (کمپیوٹیشن ہیومن ریسورسز): مہر صفدر ولید	
بشارت احمد، شہباز جبار، حافظ انعام الحق		مخترمہ عائشہ صادق	
ڈیزائنرز:		کمپوزر: جنید احمد	
		انچارج آرٹ سیل:	

قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ

(الف) حفظ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

❖ دی گئی سورتوں کو حفظ کر سکیں۔

❖ قرآن مجید کی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں اور انھیں نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔



فرمانِ مُصطفیٰ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ إِلَيْهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

”تم قرآن مجید پڑھو اس لیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پر ہننے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا“ (صحیح مسلم، حدیث: 1874)

سُورَةُ الْبَاعُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَسْرَعَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْدِّينِ ۚ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ
الْيَتِيمَ ۚ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۚ فَوَيْلٌ
لِّلْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ الَّذِينَ
هُمْ يُرْآءُونَ ۚ وَيَسْعُونَ الْبَاعُونَ ۚ

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ لَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝
وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

سُورَةُ اللَّهَبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا
ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ ۝ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

سرگرمیاں برائے طلبہ

- دی گئی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ بار بار دہرائیں۔
- سبق میں دی گئی سورتیں یاد کر کے اپنے والدین کو سنائیں۔
- طلبہ سورتیں خود بھی یاد کریں اور اپنے ساتھیوں کی بھی مدد کریں۔

- طلبہ کو پہلے سے حفظ کردہ سورتوں کا اعادہ کروایا جائے اور قراءت کی درستی کے لیے مذکورہ بالا سورتیں کسی معروف قاری کی آواز میں سنوائیں۔
- طلبہ کے مابین مقابلہ حسن قراءت کروائیں اور بہتر کارکردگی والے طلبہ کو انعامات دیے جائیں۔

برائے اساتذہ کرام



(ب) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

❖ دیے گئے کلمات کو مع ترجمہ یاد کر سکیں اور ان کے معنی و مفہوم کو جان کر انہیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔

❖ سُورَةُ الْكَوْثَرِ کا ترجمہ یاد کر سکیں۔

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

(اے نبی خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) بے شک ہم نے آپ کو کوشر عطا فرمائی۔ تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (اور بے نام و نشان) رہے گا۔



فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کوشر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 8843)

کلماتِ نماز

نماز کی حالت میں رکوع کے دوران کم از کم تین مرتبہ یہ کلمات ادا کریں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے۔

رکوع سے اٹھتے ہوئے یہ کلمات ادا کیے جاتے ہیں:

سَبِّحَ اللَّهُ لَبَّنْ حَمْدَهُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لی اس شخص کی بات جس نے اس کی تعریف بیان کی۔

مزید جانئے!

رکوع سے اٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔

قومہ کی حالت میں یہ کلمات ادا کیے جاتے ہیں:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: اے ہمارے رب! سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔

سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو اونچی شان والا ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- دے گئے کلمات کو یاد کریں اور ان کلمات کو ایک چارٹ پر لکھ کر کرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- ان کلمات کو یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔

• طلبہ کو اہم کلمات صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کروائیں اور ان کلمات کے معنی و مفہوم سے آگاہ کریں۔

• طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے والدین سے نماز کا طریقہ سیکھیں۔

برائے اساتذہ کرام



(ج) حدیثِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

پانچ مختصر احادیثِ مبارکہ کا مفہوم سمجھ سکیں۔

اس سبق میں دی گئی احادیثِ مبارکہ کو سمجھ کر روزمرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جو افعال سرانجام دیے، جو باتیں ارشاد فرمائیں اور جو افعال آپ ﷺ کے سامنے سرانجام دیے گئے اور آپ ﷺ نے ان پر خاموشی کا اظہار فرمایا اُن کو حدیث کہتے ہیں۔

اس سبق میں آپ پانچ احادیثِ مبارکہ پڑھیں گے اور ان کا معنی و مفہوم سمجھیں گے۔

یاد رکھیے!

اسلام کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیثِ مبارکہ کو جاننا ضروری ہے۔

1 مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔
(جامع ترمذی، حدیث: 1955)

2 لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7376)

3 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6056)

4 إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

ترجمہ: تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو اچھے اخلاق والا ہے۔
(صحیح بخاری، حدیث: 3759)

5 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنْ جَارَهُ بَوَائِقَهُ

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔
(صحیح مسلم، حدیث: 172)



سرگرمیاں برائے طلبہ

- تین احادیثِ مبارکہ پر مشتمل خوب صورت چارٹ تیار کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- طلبہ روزانہ اسمبلی میں ایک حدیثِ مبارکہ مع ترجمہ سنائیں۔

• طلبہ کو حدیثِ مبارکہ کے معنی و مفہوم سے آگاہ کریں۔

• طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ احادیثِ مبارکہ کی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام



(د) دُعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعامُّ:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

❁ دی گئی دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں دعا مانگنے کے عادی ہو سکیں۔



فرمانِ مُصطفیٰ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَيْهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز

عزیز نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 3829)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں بہت سی دعائیں سکھائی ہیں۔ روزمرہ زندگی میں
ان دعاؤں کا مانگنا برکت اور حفاظت کا باعث ہے۔ ان دعاؤں کو اپنے
روزمرہ کے معمولات کا حصہ بنائیں۔

سونے کی دعا

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام سے

زندہ ہوتا ہوں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

جاگنے کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ

کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں بُرے جنّت مذکر مونث سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری، حدیث: 6322)

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا

غُفْرَانَكَ

ترجمہ: (اے اللہ تعالیٰ!) میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ (مسند احمد، حدیث: 505)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث: 772)

یاد رکھیے!

دعا مانگنا پیارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 772)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سبق میں شامل تمام دعائیں شوق اور لگن سے یاد کریں اور ان دعاؤں کو موقع کی مناسبت سے پڑھنے کی مشق کریں۔
- روزمرہ زندگی کی اہم دعاؤں کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں لگائیں۔
- دعائیں یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں۔
- بیت الخلاء میں طہارت و صفائی کا خیال رکھیں اور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنائیں۔

- طلبہ کو یہ دعائیں یاد کروائیں اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی کے معمولات کا حصہ بنائیں۔



ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

(1) فرشتوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلیم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- تمام فرشتوں پر ایمان لانے کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔

مزید جانئے!

حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب ”الروح الامین“ ہے۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دے جو کام لگا رکھے ہیں، اُن کو پوری ذمہ داری سے انجام دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (سورۃ التحریم، آیت: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ انہیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، کتابوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا ضروری ہے اُسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

مشہور فرشتوں کے نام اور اُن کے کام درج ذیل ہیں:

- حضرت جبریل علیہ السلام: یہ نبیوں اور رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی) لے کر آتے تھے۔
- حضرت میکائیل علیہ السلام: یہ بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔
- حضرت اسرافیل علیہ السلام: یہ قیامت کے روز صور پھونکیں گے۔
- حضرت عزرائیل علیہ السلام: یہ مخلوق کی روح نکالنے پر مقرر ہیں۔ ان کو مَلَكُ الْمَوْتِ (موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ دیگر اہم فرشتوں کے نام درج ذیل ہیں:

فرمانِ الہی

ترجمہ: اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ نہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔

(سورۃ الانبیاء، آیت: 19)

کراماً کاتبین: کراماً کاتبین کا مطلب ہے معزز لکھنے والے۔ یہ فرشتے انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔

منکر نکیر: انسان کے مرنے کے بعد جو فرشتے قبر میں سوال کرتے ہیں اُن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے۔

محافظ فرشتے: اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت کے لیے اُس کے آگے اور پیچھے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اُس کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں۔

فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا:

الف۔ مٹی سے **ب۔** آگ سے **ج۔** نور سے **د۔** پانی سے

ب۔ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے روزی پہنچاتے ہیں:

الف۔ حضرت جبریل علیہ السلام **ب۔** حضرت اسرافیل علیہ السلام

ج۔ حضرت میکائیل علیہ السلام **د۔** حضرت عزرائیل علیہ السلام

ج۔ مشہور فرشتوں کی تعداد ہے:

الف۔ دو **ب۔** تین **ج۔** چار **د۔** پانچ

د۔ مَلِکُ الْمَوْتِ کا معنی ہے:

الف۔ پیغام دینے کا فرشتہ **ب۔** موت کا فرشتہ **ج۔** رزق کا فرشتہ **د۔** بارش کا فرشتہ

۵۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے:

الف۔ وحی پہنچانا ب۔ بارش برسانا ج۔ مخلوق کو رزق پہنچانا د۔ روح قبض کرنا

2۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم ب

کالم الف

صور پھونکنا

حضرت جبریل علیہ السلام

روح نکالنا

حضرت میکائیل علیہ السلام

وحی لے کر آنا

حضرت اسرافیل علیہ السلام

بارش اور روزی پہنچانا

حضرت عزرائیل علیہ السلام

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ فرشتے کن چیزوں کے محتاج نہیں ہیں؟ ب۔ فرشتے اپنا کام کس کے حکم پر انجام دیتے ہیں؟
ج۔ کراماً کا تبین کی ذمہ داریاں لکھیں۔ د۔ فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک فرمان بیان کریں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں

الف۔ فرشتوں کا تعارف لکھیں۔ ب۔ فرشتوں کے طرز عمل سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

✿ مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریوں پر مشتمل چارٹ تیار کریں اور کمر اجتماعت میں آویزاں کریں۔
✿ کائنات میں ایسی نشانیوں کی فہرست بنائیں جس میں فرشتوں کی خدمات کا اظہار ہوتا ہو۔

• طلبہ کو فرشتوں کے بارے میں مزید معلومات دیں۔

• غزوہ بدر کے حوالے سے فرشتوں کی مدد کے واقعات بچوں کو بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام



(2) آسمانی کتابوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلیم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- آسمانی کتابوں پر ایمان کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں کے نام جان سکیں اور جن نبیوں پر آسمانی کتب اور صحائف نازل ہوئے ہیں ان کے اسمائے گرامی سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں میں سے قرآن مجید کی فضیلت و انسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔

یاد رکھیے!

اللہ تعالیٰ کی مختصر کتابوں یا ان کے اجزاء کو صحیفہ کہتے ہیں۔ صحیفہ کی جمع صحف ہے۔



اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جو کتابیں نازل کیں، اُن کو آسمانی کتابیں کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں اور رسولوں پر نازل کیں۔ بعض انبیائے کرام علیہم السلام پر کتابوں کی بجائے صحیفے نازل کیے گئے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو صحیفہ نازل کیے گئے ان کا قرآن مجید میں ”صحفِ ابراہیم“ کے نام سے تذکرہ ہے۔

چار آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

تورات مقدس یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

زبور مقدس یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

انجیل مقدس یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

قرآن مجید یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔

سابقہ کتابوں کی تعلیمات برحق تھیں۔ قرآن مجید ان تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ان کتابوں پر ایمان رکھنا بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: رسول (ﷺ) اُس (کلام) پر ایمان لائے جو اُن کی طرف نازل فرمایا گیا ہے اُن کے رب کی طرف سے اور سب مومنین بھی سب کے سب ایمان لائے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر۔ (سورۃ البقرہ، آیت: 285)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ عربی زبان میں نازل ہوئی۔ قرآن مجید سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں، وہ کسی خاص زمانے اور علاقے کے لیے بھیجی جاتی تھیں۔ جب کہ قرآن مجید کو دنیا کے تمام انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَخٰفِضُوْنَ ﴿٩﴾ (سورة الحجر، آیت: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

فرمان الہی!

ترجمہ: (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔
(سورة ص، آیت: 29)

یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّینَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوئی۔ جس طرح آپ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّینَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ختمِ نبوت پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اُسی طرح قرآن مجید کے آخری الہامی کتاب ہونے پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اب قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت کا واحد ذریعہ یہی کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہی تمام انسانوں کی نجات ہے۔

قرآن مجید ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔

نبی اکرم ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّینَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کرنے، اس کو یاد کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کی باقاعدگی سے تلاوت کریں۔ اس کو پڑھیں، یاد کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- الف۔** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:
- الف۔ زبور مقدس ب۔ تورات مقدس ج۔ انجیل مقدس د۔ قرآن مجید
- ب۔** آخری آسمانی کتاب ہے:
- الف۔ زبور مقدس ب۔ تورات مقدس ج۔ انجیل مقدس د۔ قرآن مجید
- ج۔** قرآن مجید ہدایت کا پیغام لے کر آیا ہے:
- الف۔ تمام انسانوں کے لیے ب۔ خاص زمانے کے لیے
- ج۔ خاص قوم کے لیے د۔ خاص علاقے کے لیے

د۔ قرآن مجید کی زبان ہے:

الف۔ عربی ب۔ اردو ج۔ انگریزی د۔ فارسی

ہ۔ کون سی آسمانی کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے:

الف۔ زبور مقدس ب۔ تورات مقدس ج۔ انجیل مقدس د۔ قرآن مجید

2۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
تورات مقدس	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
انجیل مقدس	حضرت محمد رسول اللہ ﷺ
قرآن مجید	حضرت موسیٰ علیہ السلام
زبور مقدس	حضرت داؤد علیہ السلام

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟ ب۔ صحیفہ کسے کہتے ہیں؟
- ج۔ قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ د۔ قرآن مجید کی آیات سے کون لوگ نصیحت پکڑتے ہیں؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ قرآن مجید کی چند خصوصیات تحریر کریں۔ ب۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- آسمانی کتابوں کے نام مع انبیاء کرام علیہم السلام کے نام کا ایک چارٹ بنائیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- عہد نبوی میں قرآن مجید کن چیزوں پر لکھا گیا؟ اساتذہ اور والدین کی مدد سے جواب معلوم کریں۔

- طلبہ کو آسمانی کتابوں کے بارے میں آسان اور سادہ پیرائے میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو یہ حقیقت ذہن نشین کروائیں کہ قرآن مجید ہی واحد آخری آسمانی کتاب ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

(ب) عبادات

(1) روزہ (صوم)

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ✱ روزے کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- ✱ روزے کی اہمیت و فضیلت اور احکام جان سکیں۔
- ✱ روزے کے حقیقی مقاصد اور فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✱ رمضان المبارک میں اعتکاف اور شبِ قدر کی اہمیت جان سکیں۔

روزے کا معنی و مفہوم

عربی زبان میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کسی چیز سے رکنا اور اُس کو ترک کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رک جانے اور دیگر خواہشات کو ترک کرنے کا نام روزہ ہے۔

روزے کی اہمیت و فضیلت

روزہ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل بالغ اور مقیم مسلمان پر فرض ہیں۔ جس طرح روزے مسلمانوں پر فرض کیے گئے ہیں، اُسی طرح یہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ (سورة البقرة، آیت: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

روزے کا مقصد انسان کے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ کے ڈر سے برے کاموں سے بچ جائے۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1896)

قرآن مجید کی رو سے رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں۔ البتہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو، اُسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں رکھنا ضروری ہے۔ صبح صادق سے پہلے سحری کا کھانا کھانا اور سورج غروب ہونے کے فوراً بعد افطار کر لینا دین کی تعلیم ہے۔ روزے کے اجر و ثواب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

آدمی کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ نے فرمایا: سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 3823)

روزے کے فوائد

- ✽ دن بھر بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے روزے دار کو غربا و مساکین کی بھوک اور پیاس کا احساس ہوتا ہے۔
- ✽ روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔
- ✽ روزہ بہت سے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
- ✽ روزے دار کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔
- ✽ روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔
- ✽ رمضان المبارک کا مہینہ معاشرے میں بھائی بھارے اور محبت کے جذبات کو پروان چڑھاتا ہے۔
- ✽ رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔

نبی اکرم ﷺ ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے اور وصال تک آپ کا یہی معمول رہا۔ اسی طرح آخری عشرے کی راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش بھی کرنی چاہیے۔ یہ رمضان المبارک کی آخری پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ یہ رات ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔ اس مہینے میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ سحری و افطاری بنانے میں گھر والوں کی مدد کریں اور رمضان المبارک میں غریبوں کا بھی خیال رکھیں۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ عربی زبان میں روزے کو کہتے ہیں:

الف۔ صوم ب۔ صلوة ج۔ زکوٰۃ د۔ عماد

ب۔ رمضان المبارک کے روزے مسلمانوں پر ہیں:

الف۔ مستحب ب۔ فرض ج۔ سنت د۔ واجب

ج۔ روزہ فرض ہونے کی شرط ہے:

الف۔ مال دار ہونا ب۔ بالغ ہونا ج۔ طاقت ور ہونا د۔ عالم ہونا

د

حدیث مبارک کے مطابق رمضان المبارک میں آدمی کا ہر عمل بڑھا دیا جاتا ہے:

الف۔ دس سے سات سو گنا ب۔ دس سے آٹھ سو گنا ج۔ دس سے نو سو گنا د۔ دس سے ہزار گنا

ہ

قرآن مجید کی رو سے روزہ کا مقصد ہے:

الف۔ تقویٰ ب۔ اخلاص ج۔ سچائی د۔ دیانت داری

2-

مختصر جواب لکھیں۔

الف۔

شریعت کی اصطلاح میں روزے سے کیا مراد ہے؟

ب۔

روزے کی فرضیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔

رمضان المبارک سے ہمیں کس طرح فائدہ اٹھانا چاہیے؟

د۔

روزے کے دو فوائد لکھیں۔

3-

تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔

روزے کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

ب۔

اعتکاف اور شب قدر کی اہمیت اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ



روزے کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا خوب صورت چارٹ بنائیں۔



گھر میں افطاری کی تیاری میں امی جان کی مدد کریں۔



اپنے دوستوں کے لیے افطاری کا انتظام کریں۔



برائے اساتذہ کرام



- طلبہ کے درمیان رمضان المبارک کے فضائل پر مباحثہ کروائیں۔
- رمضان المبارک میں روزے کی اہمیت و فضیلت کے حوالے سے اسمبلی میں بچوں کو آگاہ کریں۔

(2) حقوق اللہ

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ✿ اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے حقوق جان سکیں۔
- ✿ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر ان کا شکر ادا کرنے اور تکلیف اور مصیبت میں صبر و استقامت اور توفل کرنے والے بن سکیں۔
- ✿ دعا کی اہمیت جان کر عملی زندگی میں اس کے عادی ہو سکیں۔

فرمان الہی!

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں۔
(سورۃ البقرۃ، آیت: 29)

حقوق اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے حقوق، حقوق اللہ سے مراد وہ باتیں یا کام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرنا ہر انسان پر واجب ہے جیسے ہر انسان پر یہ لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اس نے انسان کو بہترین شکل و صورت پر پیدا کیا اور سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا کی۔ سورج، چاند، ستارے سب انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥١﴾ (سورۃ الذاریات، آیت: 56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ انسان زمین پر اس کا بندہ بن کر رہے۔ بندہ ہونے کی حیثیت سے انسان پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق واجب ہیں۔ بندگی کا تقاضا ہے کہ انسان ان حقوق کو ادا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے اور اُسے ایک مانا جائے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سب عبادات میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حق ہے کہ بندہ اپنے رب کا ہمیشہ شکر ادا کرے۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں، دل سے اُن کا اعتراف کرے اور زبان سے اُن نعمتوں پر کلماتِ شکر ادا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھنا اور اُس کا ذکر کرتے رہنا بھی حقوق اللہ میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ انسان اپنی ہر ضرورت کے لیے صرف اُسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اُس کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ

پھیلائے۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ ہر مصیبت اور تکلیف پر صبر فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اُسے دور کرنے کے لیے فریاد کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی مشکلات کو دور کرنے والا نہیں ہے۔



فرمانِ مُصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلا رہا ہے۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3789)

ہمارے نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ غم اور خوشی بھی اُسی کی طرف سے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھیں۔ اُس کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ اپنی تمام اُمیدیں اُسی سے وابستہ رکھیں اور اُسی پر بھروسہ کریں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین شکل و صورت پر پیدا کیا:

الف۔ انسان کو ب۔ حیوان کو ج۔ چرند کو د۔ پرند کو

ب۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا:

الف۔ سیاحت کے لیے ب۔ عبادت کے لیے ج۔ کھانے کے لیے د۔ کھیلنے کے لیے

ج۔ دنیا کی ہر چیز پیدا کی گئی:

الف۔ حیوانوں کے لیے ب۔ پرندوں کے لیے ج۔ فرشتوں کے لیے د۔ انسانوں کے لیے

د۔ حقوق اللہ میں شامل ہے:

الف۔ ذکر کرنا ب۔ باتیں کرنا ج۔ کھیلنا کودنا د۔ سونا جاگنا

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو _____ مانے۔
- ب۔ اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور ستارے سب _____ کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔
- ج۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں _____ سے اُن کا اعتراف کرے۔
- د۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے بھی _____ سے دعا مانگنی چاہیے۔
- ہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی _____ دور کرنے والا نہیں ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ حقوق اللہ سے کیا مراد ہے؟
- ب۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟
- ج۔ اہم عبادات کون سی ہیں؟
- د۔ نبی اکرم ﷺ کا مصیبت اور تکلیف کے وقت کیا معمول تھا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ حقوق اللہ کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔
- ب۔ ہم اپنی عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کی فہرست بنائیں۔
- اپنا جائزہ لیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔
- سبق میں شامل حقوق اللہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دیگر حقوق کے بارے میں استاد محترم سے معلوم کریں۔

- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں آسان الفاظ میں تفصیل سے آگاہ کریں اور اُن کو ادا کرنے کی ترغیب بھی دیں۔
- طلبہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کریں۔ انھیں شکر کرنے کے مختلف طریقے بتائیں اور نماز کی پابندی کی تاکید کریں۔

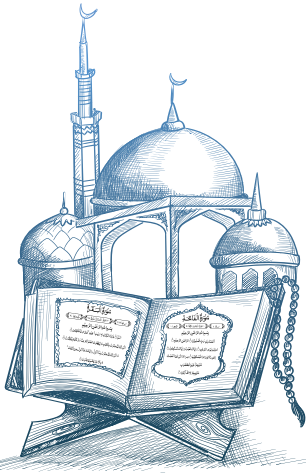


(3) تلاوتِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ✿ آخری الہامی کتاب کے طور پر قرآن مجید کا تعارف جان سکیں۔
- ✿ دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے قرآن مجید کی اہمیت، عظمت اور فضائل جان سکیں۔
- ✿ تلاوت کے احکام و آداب سے آگاہ ہو سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔
- ✿ مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق سے واقف ہو سکیں۔



اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے نبی اور رسول بھیجے اور ان میں سے بعض پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ان کتابوں میں سے آخری کتاب قرآن مجید ہے۔ قرآن کے معنی ہیں کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب، یہ کتاب پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید ساری دنیا کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ترجمہ: رمضان کا مہینا وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا (یہ) لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (اس میں) ہدایت اور (حق و باطل میں) فرق کرنے والے روشن دلائل ہیں۔

(سورۃ البقرہ، آیت: 85)

فرمانِ الہی

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل فرمایا۔
(سورۃ القدر، آیت: 1)

قرآن مجید کی تلاوت نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بہت شوق سے کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کثرت سے تلاوت کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ ارشادِ باری ہے:

ترجمہ: اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے۔ (سورۃ المزمل، آیت: 4)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا تک بڑھادی جاتی ہے۔ خیال رہے کہ اللہ ایک حرف نہیں بلکہ الف، لام، میم تین حروف ہیں۔ لہذا صرف اللہ کا لفظ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ (سنن ترمذی، حدیث: 2910)

تلاوتِ قرآن مجید کے آداب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے درج ذیل آداب کا خیال رکھا جائے۔

✿ تلاوت شروع کرنے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔ ✿ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

”وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ یاد نہ ہو وہ دیران گھر کی طرح ہے“

(جامع ترمذی، حدیث: 2913)

قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔

قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرنی چاہیے۔

قرآن مجید کی تلاوت درست تلفظ کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔

قرآن مجید کی تلاوت کے دوران ادھر ادھر کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ اس کے تمام آداب کا خیال رکھیں۔ اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے:

الف۔ اللہ اکبر ب۔ اَشْفِی اللہ ج۔ تعوذ و تسمیہ د۔ سبحان اللہ

ب۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے آخری کتاب ہے:

الف۔ زبور مقدس ب۔ تورات مقدس ج۔ انجیل مقدس د۔ قرآن مجید

ج۔ کون سی آسمانی کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے:

الف۔ زبور مقدس ب۔ تورات مقدس ج۔ انجیل مقدس د۔ قرآن مجید



د۔ قرآن مجید رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے:

الف۔ ساری دنیا کے لیے ب۔ خاص زمانے کے لیے ج۔ خاص قوم کے لیے د۔ خاص علاقے کے لیے

ہ۔ قرآن مجید نازل ہوا:

الف۔ شب قدر میں ب۔ شب معراج میں ج۔ شب عاشور میں د۔ شب براءت میں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے۔۔۔۔۔ کر لینا چاہیے۔

ب۔ تلاوت قرآن مجید درست تلفظ کے ساتھ۔۔۔۔۔ کر کرنی چاہیے۔

ج۔ تلاوت کے دوران۔۔۔۔۔ کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

د۔ جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور۔۔۔۔۔ سے تلاوت سنیں۔

ہ۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر۔۔۔۔۔ نیکیاں ملتی ہیں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیں۔

ب۔ اللہ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں کسی ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ قرآن مجید کے کوئی سے دو حقوق بیان کریں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔ ب۔ قرآن مجید کی تلاوت کے کوئی سے پانچ آداب تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

✿ قرآن مجید کی تلاوت کے آداب پر ایک چارٹ تیار کریں اور کرا جماعت میں آویزاں کریں۔

✿ روزانہ تلاوت قرآن مجید کا جدول بنا کر استاد/والدین کو دکھائیں۔

• طلبہ کو قرآن مجید کے پیغام اور فضائل کے بارے میں تفصیل کے ساتھ آگاہ کریں۔

• طلبہ کو ناظرہ قرآن مجید کی تدریس کرواتے وقت آداب تلاوت کا خیال رکھا جائے۔

برائے اساتذہ کرام



(1) نزول وحی کا واقعہ

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ✱ غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے واقعہ کے متعلق جان سکیں۔
- ✱ نزول وحی کے وقت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار کو جان سکیں۔
- ✱ پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ کردار (صلہ رحمی، مصیبت زدوں کا بوجھ اٹھانے والے، ناداروں کی مدد کرنے والے، مہمان نواز، آفتوں میں دوسروں کے کام آنے والے) سے روشناس ہو سکیں۔
- ✱ رسول اللہ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کے مذکورہ پہلوؤں کو اپنی زندگی میں اپنائیں۔
- ✱ سورۃ العلق کی ابتدائی آیات کی روشنی میں علم کی اہمیت کو جان سکیں۔



جب نبی اکرم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب ہوئی تو آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غور و فکر کے لیے غارِ حرا میں باقاعدگی سے تشریف لے جانے لگے۔ ایک دن جب آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے مطابق غارِ حرا میں عبادت اور غور و فکر میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات پڑھنے کو کہا:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَلَكَ الْإِلَهَ كَرُمٌ ۝
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

(سورۃ العلق، آیت: 1-5)

ترجمہ: آپ (ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ آپ (ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھیے اور آپ (ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

فرمان الہی ترجمہ:

اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔

(سورۃ الشعراء، آیت: 193-194)

یہ رمضان المبارک کا مہینا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی۔ وحی کا نازل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ اس غیر معمولی واقعہ نے آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر کیا اور آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ ”مجھے چادر اوڑھا دو۔“

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب آپ ﷺ کی طبیعت بحال ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس عظیم واقعہ کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے ساری بات سن کر آپ ﷺ کو تسلی دی اور کہا:

اللہ کی قسم! اللہ آپ (خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یقیناً آپ (خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) صلہ رحمی کرتے ہیں ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انہیں کما کر دیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 3)

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان کو نزولِ وحی کے واقعہ کے بارے میں بتایا۔ ورقہ بن نوفل پہلی آسمانی کتابوں، تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔ انھوں نے یہ واقعہ سن کر کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آچکا ہے۔

نبی کریم ﷺ اس امت کے نبی ہیں اگر میری زندگی نے ساتھ دیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر پہلی وحی میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علم ایک نور ہے جو اچھائی اور برائی کو سمجھنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہمیں علم کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور علم حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کی غرض سے قیام فرماتے تھے:

الف۔ غار حرا میں ب۔ غار ثور میں ج۔ کوہ طور پر د۔ جبلِ رحمت پر

ب۔ نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تھی:

الف۔ تیس سال ب۔ چالیس سال ج۔ پچاس سال د۔ ساٹھ سال

ج۔ پہلی وحی کے نزول کا مہینا ہے:

الف۔ محرم الحرام ب۔ رمضان المبارک ج۔ ربیع الاول د۔ ذی الحجہ

د۔ ورقہ بن نوفل علم رکھتے تھے:

الف۔ تورات کا ب۔ انجیل کا ج۔ قرآن مجید کا د۔ تورات اور انجیل کا

(2) دعوت و تبلیغ

حاصلاتِ تعلُّم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- ✽ دین اسلام کی تبلیغ کا مفہوم، ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔
- ✽ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوتِ اسلام کے آغاز میں تبلیغ کے مراحل کے بارے میں جان سکیں۔
- ✽ سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والوں کے ناموں سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✽ اسلام کی دعوت کے دوران قریش مکہ کی مخالفت اور رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت قدمی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان کی پیروی کر سکیں۔
- ✽ حضرت ابوطالب کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✽ اسلام کے آغاز میں رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- ✽ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے امت پر دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری کو سمجھ سکیں۔

دعوت و تبلیغ کا مفہوم

دعوت و تبلیغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک احکام الہی پہنچانا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں اسی مقصد کے لیے بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلا لیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کو بھی یہی حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے رسول (خاتم النبیین ﷺ)! پہنچا دیجیے جو کچھ آپ (خاتم النبیین ﷺ) پر آپ کے رب کی جانب سے نازل فرمایا گیا ہے۔ (سورۃ المائدہ، آیت: 67)

نبی کریم ﷺ نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا اور دعوت و تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ پہلی وحی کے نزول کے کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ پر دوسری وحی نازل ہوئی۔ دوسری وحی کے بعد آپ ﷺ کو اسلام کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ ابتدا میں جن لوگوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کیا۔ اُن کے نام درج ذیل ہیں:

مزید جانئے!

دوسری وحی میں سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں۔

✽ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✽ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

✽ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✽ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابتدا میں آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ کا کام رازداری کے ساتھ کیا اور صرف قریبی لوگوں کو ہی دعوت پیش کی۔

خفیہ تبلیغ کا سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔

اس کے بعد آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اعزہ و اقارب کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم دیا گیا۔

ترجمہ: (اے نبی خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ (سورۃ الشعراء، آیت: 214)

اس حکم کے مطابق آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے خاندان اور قبیلے کے لوگوں کو کھانے پر بلایا اور اُن کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کے جواب میں صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف دس سال تھی۔

مزید جانئے!

خاندان کے لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کے لیے کھانے پر بلانے کو دعوت ذوالعشرہ کہتے ہیں۔

نبوت کے چوتھے سال سے نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت زیادہ تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔

کافروں نے آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسلام کی دعوت سے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت ابوطالب نے ہمیشہ آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا اور ہر طرح آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

جب کفار نے دیکھا کہ اُن کی ہر طرح کی مخالفت کے باوجود اسلام کی دعوت پھیل رہی ہے تو سب مل کر حضرت ابوطالب کے پاس گئے اور کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو دین کی تبلیغ سے روکیں یا اُن کے اور ہمارے درمیان سے ہٹ جائیں۔ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے قریش کا مطالبہ رکھا۔ نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت ابوطالب نے یہ سن کر فرمایا: بھتیجے! آپ جو چاہیں کریں میں آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا اور حضرت ابوطالب نے اپنی آخری سانس تک اس عہد کو نبھایا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کریں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم کی پیروی کریں اور اس راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کریں۔ مشکلات سے گھبرا کر نیکی کا راستہ ترک نہ کریں۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- الف- نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا:
- الف- پہلی وحی کے بعد ب- دوسری وحی کے بعد ج- تیسری وحی کے بعد د- چوتھی وحی کے بعد
- ب- آغاز اسلام میں آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ کا کام کیا:
- الف- رازداری سے ب- علانیہ ج- رات میں د- دن میں
- ج- قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم کس سورت میں دیا گیا؟
- الف- سورۃ البقرۃ ب- سورۃ آل عمران ج- سورۃ الشعراء د- سورۃ المدثر
- د- خفیہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا:
- الف- تقریباً دو سال ب- تقریباً تین سال ج- تقریباً چار سال د- تقریباً پانچ سال

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف- نبی کریم ﷺ نے _____ کے لوگوں کو کھانے پر بلایا۔
- ب- قبول اسلام کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر _____ سال تھی۔
- ج- دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ ﷺ کو بہت زیادہ _____ برداشت کرنا پڑی۔
- د- نبی اکرم ﷺ کے چچا _____ نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

- الف- دعوت و تبلیغ سے کیا مراد ہے؟
- ب- سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں کے نام لکھیں۔
- ج- حضرت ابوطالب نے کس موقع پر نبی اکرم ﷺ کی حمایت کا اعلان کیا؟
- د- دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

- الف۔ اسلام کی دعوت کے مراحل کو بیان کریں۔
ب۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں حضرت ابوطالب کا کردار بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سیرت کی کوئی کتاب پڑھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت قدمی کے چند واقعات دوستوں کو سنائیں۔
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہونے کی حیثیت سے ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟ مختصر فہرست بنائیں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

- طلبہ کو دعوت اسلام کے چند الفاظ یاد کروائیں اور جماعت میں ایک دوسرے کو دعوت دینے کی ترغیب دیں۔
- نبی اکرم ﷺ نے ہر مشکل اور مصیبت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ طلبہ کو مشکلات پر صبر کرنے کی ترغیب دیں۔



(3) ہجرت حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ✿ ہجرت کا مفہوم سمجھ سکیں اور ہجرت حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ مکہ مکرمہ میں اسلام کے ابتدائی سالوں میں رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی شخصیت کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے اہم نکات جان سکیں۔

مزید جانے!

حبشہ (ایتھوپیا) براعظم افریقہ کا ملک ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔ ہجرت حبشہ سے مراد وہ ہجرت ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف کی تھی۔ حبشہ عرب کے جنوب میں بحیرہ احمر کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔ آج کل یہ علاقہ ایتھوپیا کہلاتا ہے۔

پہلی ہجرت حبشہ

نبی اکرم ﷺ کو نبوت کا اعلان کیے ہوئے پانچ سال ہو چکے تھے۔



فرمان الہی

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں پناہ کے لیے بہت سی جگہیں اور وسعت (رزق) پائے گا۔ (سورۃ النساء، آیت: 100)

اس عرصے میں جن لوگوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کیا ان کو کفار مکہ کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مکہ مکرمہ میں رہنا مشکل بنا دیا گیا تھا۔ اس صورت حال میں رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ تم لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔

وہاں کا بادشاہ ایک عادل حکمران ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کا یہ پہلا قافلہ گیارہ (11) مردوں اور چار (4) عورتوں پر مشتمل تھا۔ اس قافلے کے امیر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

دوسری ہجرت حبشہ

حبشہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قریش کے سرکردہ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس افواہ کی وجہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے بعض مسلمان واپس آ گئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ افواہ جھوٹی تھی کفار کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس قافلے میں تراوی (83) مرد اور انیس (19) عورتیں شامل تھیں۔ یہ لوگ حبشہ پہنچ کر نہایت سکون و اطمینان سے رہنے لگے۔ یہاں وہ آزادانہ طریقے سے عبادات کرتے۔ مشرکین مکہ کے لیے مسلمانوں کا حبشہ میں سکون و اطمینان سے رہنا ناقابل برداشت تھا۔ انھوں نے مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجا۔ یہ وفد دو افراد پر مشتمل تھا۔ وفد نے نجاشی کو کہا کہ یہ لوگ بے دین ہو گئے ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔

یاد رکھیے!

حبشہ کے بادشاہ کا نام اصمہ تھا اور نجاشی اس کا لقب تھا۔

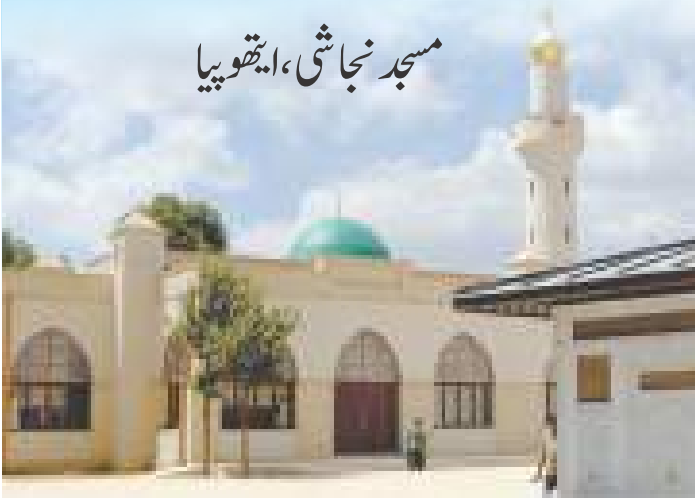
نجاشی ایک انصاف پسند حکمران تھا۔ اُس نے ایک طرف فیصلہ دینے کی بجائے مسلمانوں کی بات سننے کا فیصلہ کیا اور انھیں دربار میں بلا بھیجا۔ مسلمانوں نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجمانی کا فریضہ سونپا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا:

”اے بادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتے دار یا توڑتے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جن کے اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامن کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ انھوں نے ہمیں اللہ کے سچے دین کی طرف بلایا۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ پاک دامن اور صلہ رحمی کی تعلیم دی۔ اور ہم اُن پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہو گئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے سزائیں دیں۔ ہم نے اُن کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر آپ کے ملک میں پناہ لی تاکہ ہم امن سے رہ سکیں ہمیں امید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

نجاشی یہ گفتگو سن کر بولا: تمہارے نبی، اللہ کا جو کلام لائے ہیں اس میں سے کچھ سناؤ۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ نجاشی پر ان کا بہت اثر ہوا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا: اللہ کی قسم! یہ کلام اور انجیل مقدس دونوں

ایک ہی چراغ کے نور ہیں۔ یہ کہ کراؤس نے قریش کے لوگوں سے صاف کہ دیا کہ میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

مسجد نجاشی، ایتھوپیا



اس واقعے کے بعد قریش کے نمائندے واپس مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسلمان حبشہ میں امن و سکون اور آزادی سے رہنے لگے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ دیے اور مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس طرز عمل سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے دین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- الف- مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے پہلی ہجرت کی:
- الف- یمن کی طرف ب- حبشہ کی طرف ج- ایران کی طرف د- مدینہ منورہ کی طرف
- ب- حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ہوئی:
- الف- نبوت کے چوتھے سال ب- نبوت کے پانچویں سال
- ج- نبوت کے چھٹے سال د- نبوت کے ساتویں سال
- ج- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جینا مشکل بنا دیا گیا تھا:
- الف- مدینہ منورہ میں ب- مکہ مکرمہ میں ج- حبشہ میں د- یمن میں
- د- حبشہ کے بادشاہ کو کہتے تھے:
- الف- قیصر ب- کسریٰ ج- نجاشی د- مقوقس
- ہ- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑ دیا:
- الف- دین کی ب- زندگی کی ج- وطن کی د- خاندان کی

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ حبشہ عرب کے جنوب میں _____ کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔
- ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ _____ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔
- ج۔ نجاشی ایک _____ حکمران تھا۔
- د۔ مسلمان حبشہ پہنچ کر نہایت سکون اور _____ سے رہنے لگے۔
- ہ۔ اہل مکہ کا وفد _____ افراد پر مشتمل تھا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ ہجرت سے کیا مراد ہے؟
- ب۔ پہلی ہجرت کے بعد مسلمان مکہ مکرمہ کیوں واپس آ گئے؟
- ج۔ دوسری ہجرت حبشہ میں کتنے لوگ شامل تھے؟
- د۔ پہلی ہجرت حبشہ میں قافلے کے امیر کون تھے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں جو تقریر کی اس کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
- ب۔ ہجرت حبشہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ✿ جزیرہ نما عرب کے نقشے کی مدد سے مختلف مقامات (مکہ مکرمہ، حبشہ، طائف، مدینہ منورہ) کی نشان دہی کریں۔
- ✿ سبق میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں۔

- طلبہ کو ایتھوپیا کا نقشہ دکھائیں اور اس کے متعلق وضاحت کریں۔
- طلبہ کو سیرت کی کسی بھی کتاب سے ہجرت حبشہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔



(4) شُعبِ ابی طالب

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ✿ شُعبِ ابی طالب کا تعارف حاصل کر سکیں۔
- ✿ شُعبِ ابی طالب میں محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✿ شُعبِ ابی طالب میں حضرت ابوطالب کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✿ محصورین کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگاہ ہو سکیں۔

مزید جانے!

شُعبِ ابی طالب کو ہ صفا اور مروہ کے قریب واقع ہے۔

عربی زبان میں دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ کو شُعب (گھاٹی) کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنو ہاشم کی ملکیت تھی۔ حضرت ابوطالب بنو ہاشم کے سردار تھے۔ اس لیے اس جگہ کو ”شُعبِ ابی طالب“ کہتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کو لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے چھ سال گزر چکے تھے۔ اس عرصے میں آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت سی مشکلات سے گزرنا پڑا۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بڑی تعداد اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ جو نئے لوگ اسلام قبول کر رہے تھے ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بہادر حضرات بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فیصلہ کر لیا۔

یہ لوگ وادیِ محصب میں اکٹھے ہوئے اور بنو ہاشم کے خلاف ایک انتہائی ظالمانہ معاہدہ کیا۔ انھوں نے آپس میں اس بات پر اتفاق کیا کہ جب تک حضرت ابوطالب اپنے بھتیجے کو قتل کرنے کے لیے ہمارے حوالے نہ کر دیں، اُس وقت تک نہ ان کے قبیلے میں شادی بیاہ کریں گے، نہ ہی ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھیں گے۔ اس قول و قرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دی گئی تاکہ اس تحریر کی اہمیت ہر کوئی جان لے۔

اس معاہدے کے نتیجے میں حضرت ابوطالب نے اپنے سارے خاندان کو شُعبِ ابی طالب میں جمع کر لیا۔ بنو مطلب نے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ جس طرح مشرکین نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، اُس سے بڑھ کر ان دونوں خاندانوں نے رسول اکرم ﷺ کی حفاظت

کے لیے باہم عہد و پیمان کیا۔ سب نے اپنے سردار حضرت ابوطالب کی آواز پر لبیک کہا تھا۔ صرف ابولہب پورے خاندان میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنے خاندان سے الگ ہو کر مشرکین کا ساتھ دیا۔ اس بانیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرکین اُن تک کسی چیز کو نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ انھوں نے جگہ جگہ پہرہ لگا دیا تھا تا کہ کوئی شخص بنی ہاشم کو کھانے پینے کی چیزیں فروخت نہ کر سکے۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو درختوں کے پتے کھانے پڑتے۔ مگر بنو ہاشم اور بنو مطلب نے ان سخت حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور کفار کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

یہ محاصرہ تین سال تک جاری رہا۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابوطالب کو بتایا کہ قریش نے جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا ہے اُسے دیمک نے چاٹ لیا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کا نام باقی بچا ہے۔ حضرت ابوطالب قریش کو یہ بات بتانے کے لیے حرم میں تشریف لے گئے۔ اُدھر قریش کے کچھ انصاف پسند لوگ بھی یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے۔ اس نیک کام کی ابتدا ہشام بن عمرو نے کی تھی اور کچھ مزید لوگوں نے اُس کا ساتھ دیا تھا۔ یہ لوگ بھی عین اُسی وقت حرم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے علانیہ اس معاہدے کو ختم کرنے کی بات کی۔ دوسری طرف حضرت ابوطالب نے کہا کہ اگر میرے بھتیجے کی بات سچ نہ ہو تو میں اُسے تمھارے حوالے کر دوں گا۔ جب خانہ کعبہ کے اندر سے معاہدے کی تحریر کو اتار کر لایا گیا تو واقعی اُس کو دیمک چاٹ چکی تھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا نام محفوظ تھا۔ اس طرح یہ ظالمانہ معاہدہ خود بخود ختم ہو گیا اور بنو ہاشم محاصرے سے باہر آ گئے۔

پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہر مشکل اور مصیبت میں ثابت قدمی اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ ہمیں چاہیے کہ کسی بھی حالت میں صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑیں۔



مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ شعب سے مراد ہے:

- الف۔ گھاٹی
ب۔ چوٹی
ج۔ میدان
د۔ صحرا

ب۔ شعب ابی طالب ملکیت تھی:

- الف۔ بنو ہاشم کی
ب۔ بنو عدی کی
ج۔ بنو مخزوم کی
د۔ بنو امیہ کی

ج۔ قریش کے لوگ اکٹھے ہوئے:

- الف۔ وادی محضب میں
ب۔ وادی طائف میں
ج۔ وادی نمرہ میں
د۔ وادی حنین میں

د۔ یہ محاصرہ جاری رہا:

- الف۔ دو سال
ب۔ تین سال
ج۔ چار سال
د۔ پانچ سال

ہ۔ قریش نے جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا تھا اسے چاٹ لیا:

- الف۔ دیمک نے
ب۔ چیونٹی نے
ج۔ چھپکلی نے
د۔ مکھی نے

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ کفار مکہ کے بائیکاٹ کے نتیجے میں _____ کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

- ب۔ کفار مکہ کے قول و قرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر _____ کے اندر لٹکا دی گئی۔
- ج۔ شعب ابی طالب میں حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو _____ کھانے پڑے۔
- د۔ بنی ہاشم کے محاصرے کو ختم کرنے کی ابتدا _____ نے کی تھی۔
- ہ۔ سب کفار وادی _____ میں اکٹھے ہوئے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ بنو ہاشم کے سردار کون تھے؟
- ب۔ شعب ابی طالب کا واقعہ کل سال پیش آیا؟
- ج۔ قریش نے جو معاہدہ کیا تھا اس کی کوئی سی دو باتیں لکھیں۔
- د۔ نبی اکرم ﷺ نے محاصرے میں کس طرز عمل کا مظاہرہ کیا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ شعب ابی طالب کا پس منظر بیان کریں۔
- ب۔ شعب ابی طالب میں جو مشکلات پیش آئیں اُن کا خلاصہ تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- شعب ابی طالب میں پیش آنے والے واقعات کی مزید تفصیل جاننے کے لیے سیرت طیبہ کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں۔
- مشکل وقت میں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے؟ اسوہ نبوی ﷺ کی روشنی میں آپس میں بات چیت کریں۔

- شعب ابی طالب کا سبق پڑھاتے وقت بچوں کو شعب اور محاصرے کا مفہوم آسان زبان میں سمجھائیں۔
- محاصرے اور بازی کاٹ کا مطلب بھی سمجھائیں اور اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کو بھی بیان کریں۔



(5) عام الحزن

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

✿ عام الحزن کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔

✿ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار سے واقف ہو سکیں۔

عربی زبان میں عام کے معنی ”سال“ کے اور حزن کے معنی ”غم“ کے ہیں، عام الحزن کا مطلب ہے غم کا سال۔ نبوت کے دسویں سال نبی اکرم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو دو عزیز ہستیوں کی جدائی کا غم سہنا پڑا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔ ان دو عزیز ہستیوں میں سے ایک نبی اکرم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت

مزید جانئے!

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب طاہرہ تھا۔

ابوطالب تھے۔ انھوں نے نبی اکرم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت محبت و شفقت سے پرورش کی تھی۔ اور جب آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا اور اسلام کی طرف بلانا شروع کیا تھا تو کفار کی شدید مخالفت کے باوجود انھوں نے زندگی کے آخری دم تک آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ حضرت ابوطالب کی حمایت کی وجہ ہی سے قریش نبی اکرم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ عزیز ہستی شعب ابی طالب میں محاصرے کے خاتمے کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئی۔ چچا جان کی جدائی نے نبی اکرم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد غم زدہ کر دیا۔

حضرت ابوطالب کی وفات کے کچھ دنوں بعد ہی آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت بڑا سہارا تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر دکھ درد میں نبی کریم ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کی شریک تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سارا مال و اسباب اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا تھا۔

آپ ﷺ خاتۃ النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی، جس وقت لوگوں نے

مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی۔ (مسند احمد، حدیث: 10560)

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کی رفاقت میں پچیس سال گزارے۔ اس عرصے میں انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی کسر باقی اٹھا نہ رکھی اور ہر مشکل میں غم گساری کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جدائی نے آپ ﷺ کے غم میں مزید اضافہ کر دیا۔ لیکن آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کا کام پھر بھی جاری رکھا۔

عامُ المخزن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہو جائیں انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ اسے اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھانا چاہیے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ انتہائی مشکل حالات میں بھی آپ ﷺ نے تبلیغ کے فرض کو ترک نہیں کیا۔

مکہ مکرمہ کے اکثر لوگوں نے آپ ﷺ کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا مگر اس کے باوجود آپ ﷺ نے عہدِ نبوت میں طائف تشریف لے گئے۔ یہ آپ ﷺ کے عزم و ہمت کی دلیل ہے۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف- حزن کے معنی ہیں:

الف- غم ب- خوشی ج- بیماری د- صحت

ب- محاصرے کے فوراً بعد نبی اکرم ﷺ کی عزیز ترین ہستی دنیا سے رخصت ہو گئی:

الف- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ج- حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا د- حضرت ابوطالب

ج- اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو اولاد دی:

الف- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ب- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ج- حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے د- حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

د- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب تھا:

الف- طیبہ ب- طاہرہ ج- زاہدہ د- عابدہ

ہ- عام الحزن کہلاتا ہے:

الف- نبوت کا نوواں سال ب- نبوت کا دسواں سال
ج- نبوت کا گیارہواں سال د- نبوت کا بارہواں سال

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف- عام کے معنی _____ کے ہیں۔

ب- قریش کے لوگ حضرت _____ کی وجہ سے انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔

ج- حضرت _____ نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

د- عام الحزن میں بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے _____ ترک نہیں کی۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف- عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

ب- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ کتنا عرصہ رہیں؟

ج- اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

ب- حضرت ابوطالب نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کس طرح ساتھ دیا؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں مزید مطالعہ کریں اور کمر اجتماعت میں مباحثے کا انعقاد کریں۔
- عام الحزن کے بارے میں کمر اجتماعت میں گفتگو کریں۔

• طلبہ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پڑھنے کے لیے کوئی کتاب تجویز کریں۔

• طلبہ کو بتائیں کہ حضرت ابوطالب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔



(6) سفر طائف

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ✿ حضور اکرم ﷺ کے سفر طائف کا مقصد اور طائف کے سرداروں کے رویے کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ سفر طائف کے واقعات پڑھ کر رسول کریم ﷺ کے صبر و تحمل اور برداشت کے بارے میں جان کر اس وصف کو اپنائیں۔

عام الحزن کے بعد آپ ﷺ تبلیغ دین کے لیے طائف تشریف لے گئے۔ طائف عرب کا مشہور شہر ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے جنوب میں تقریباً 90 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ بعثت کا دسواں سال تھا۔

اس سفر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے یہ سفر پیدل فرمایا اور راستے میں جس قبیلے کے پاس سے گزرے اُسے اسلام کی دعوت پیش کی۔

جب آپ ﷺ طائف پہنچے تو سب سے پہلے آپ ﷺ کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے، یہ تینوں سکے بھائی تھے۔ آپ ﷺ نے انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے شہر کے عام لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی مگر کوئی شخص آپ ﷺ کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے دعوت اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔

مزید جانیں!

طائف کا باغ دو بھائیوں عتبہ اور شیبہ کی ملکیت تھا۔

واپسی پر شہر کے شیر اور آوارہ لڑکوں نے آپ ﷺ کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا۔ آپ ﷺ نے ایک باغ میں پناہ لی اور وہیں پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ مشکلات دور کرنے کی دعا مانگی۔

اس وقت آپ ﷺ انتہائی غم کی کیفیت میں تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ پہاڑوں کا فرشتہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اگر آپ ﷺ حکم دیں تو اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا

جائے۔ آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

”مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی بندگی کریں گے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 3231)

آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلیٰ کردار اور عفو و درگزر کی دلیل ہے۔ طائف والوں کی بدسلوکی پر بھی آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے لیے ہلاکت کی دعا نہ کی بلکہ فرمایا کہ امید ہے ان کی اولاد ضرور اللہ تعالیٰ کا دین قبول کرے گی۔

سفر طائف کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو برداشت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور زندگی میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا بھی ضروری ہے۔ اسوۂ حسنہ کا تقاضا ہے کہ ہم بھی صبر اور ثابت قدمی جیسی اعلیٰ اخلاقی صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ طائف شہر ہے:

الف۔ مصر کا ب۔ ایران کا ج۔ عرب کا د۔ حبشہ کا

ب۔ آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعثت کے دسویں سال تبلیغ دین کے لیے سفر کیا:

الف۔ جدہ کی طرف ب۔ ریاض کی طرف ج۔ طائف کی طرف د۔ مدینہ منورہ کی طرف

ج۔ سفر طائف میں نبی اکرم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھی تھے:

الف۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ د۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسجد عبداللطیف

د۔ طائف کے باغ کے مالک تھے:

الف۔ عتبہ اور شیبہ ب۔ ابو لہب اور ابوسفیان ج۔ ابو جہل اور ابوسفیان د۔ امیہ اور ولید

ہ۔ طائف، مکہ مکرمہ سے فاصلہ پر ہے:

الف۔ 70 کلومیٹر ب۔ 80 کلومیٹر ج۔ 90 کلومیٹر د۔ 100 کلومیٹر

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ عام الحزن کے بعد آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغ دین کے لیے _____ تشریف لے گئے۔

ب۔ نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف کا سفر _____ فرمایا۔

ج۔ نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک _____ میں پناہ لی۔

د۔ نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف کے _____ سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔

ہ۔ نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نبوت کے _____ سال طائف کا سفر فرمایا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف کا سفر کیوں فرمایا؟

ب۔ نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس باغ میں پناہ لی وہ کس کی ملکیت تھا؟

ج۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس کیا پیغام لے کر آئے؟

د۔ سفر طائف سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ طائف کے لوگوں کا نبی اکرم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟

ب۔ سفر طائف کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

والدین اور اساتذہ کرام کی مدد سے وہ دعا تلاش کریں جو نبی اکرم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر طائف کے موقع پر مانگی۔

سعودی عرب کے نقشہ پر طائف کا شہر تلاش کریں۔

• طلبہ کو اس باغ کے بارے میں بتائیں جس میں نبی کریم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پناہ لی۔

• طلبہ کی توجہ اس جانب مبذول کروائیں کہ محنت کا نتیجہ اگر فوراً نہ ملے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی محنت جاری رکھنی چاہیے۔



(1) سادگی

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- سادگی کا مطلب اور مفہوم سمجھ سکیں۔ ❀
- ❀ سادگی، بناوٹ اور تکلف میں فرق سمجھ سکیں۔
- نبی کریم ﷺ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زندگی میں سادگی کی مثالوں سے آگاہ ہو سکیں۔ ❀
- ❀ عملی زندگی میں سادگی اپنائیں اور نمودنماش سے دور رہ سکیں۔

سادگی سے مراد یہ ہے کہ بناوٹ (اور تکلف) سے پاک زندگی بسر کی جائے اور صرف ضرورت کے مطابق خرچ کیا جائے۔ فضول خرچی اور دکھاوے سے اجتناب کیا جائے۔ سادگی کا متضاد تکلف اور بناوٹ ہے، بناوٹ کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنا جو حقیقت میں نہیں ہیں۔

یاد رکھیے!

اسلام طہارت اور صفائی کا دین ہے۔ یہ پاک صاف
رہنے اور صاف ستھرا لباس پہننے کی تعلیم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ:

ترجمہ: اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ (سورۃ ص، آیت: 86)

اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الْبِدَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ (سنن أبي داود، حديث: 4161)

ترجمہ: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی کریم ﷺ نے ہمیں بناوٹ اور تکلف سے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7293)

اسوۂ حسنہ اور سادگی

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زندگی اعلیٰ اخلاق صفات کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کے بہترین انسان ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زندگی بھر کبھی تکلف اور بناوٹ سے کام نہیں لیا۔ جومل جاتا وہ زیب تن فرمالیتے۔ گھر میں جو چیز کھانے کے لیے میسر ہوتی وہ کھانے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کر لیتے۔ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کے ساتھ فرش پر تشریف فرما ہو جاتے اور کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے۔ ہر طرح کی سواری پر بیٹھ جاتے۔ راہ چلتے کوئی عام آدمی بھی آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے بات کرنا چاہتا تو بلا تکلف اُس کی بات سنتے۔ غریب اور کمزور لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے میں عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے رہنے کے لیے جو گھر تعمیر کیے وہ بھی سادہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو ریاست کی سربراہی عطا کی تھی۔ مگر ایک لمحے کے لیے بھی آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے شاہی طرزِ عمل اختیار نہیں کیا۔

فوائد و ثمرات

- ❁ سادگی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔
 - ❁ سادگی اختیار کرنے سے زندگی میں آسانی اور سہولت پیدا ہوتی ہے۔
 - ❁ سادگی اپنانے سے مالی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔
 - ❁ سادگی اختیار کرنے سے انسان حرام کمائی سے محفوظ رہتا ہے۔
 - ❁ سادگی اطمینان اور سکون کا ذریعہ ہے۔
- ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ سادگی اختیار کریں اور نمود و نمائش سے اجتناب کریں اور قناعت اختیار کریں، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن سکیں۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ بے شک سادگی حصہ ہے:

الف۔ ایمان کا ب۔ زندگی کا ج۔ پڑھائی کا د۔ کھیل کود کا

ب۔ سادگی کا متضاد ہے:

الف۔ بناوٹ ب۔ صلہ رحمی ج۔ صاف دلی د۔ رواداری

ج۔ بناوٹ کے متعلق آیت موجود ہے:

الف۔ سورۃ ص میں ب۔ سورۃ المزمل میں ج۔ سورۃ الفیل میں د۔ سورۃ الناس میں

د ہمیں ہمیشہ اختیار کرنی چاہیے:

الف۔ نمود و نمائش ب۔ منافقت ج۔ سادگی د۔ بناوٹ

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اسلام طہارت اور _____ کا دین ہے۔

ب۔ نبی اکرم ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ _____ پر تشریف فرما ہو جاتے۔

ج۔ سادگی اپنانے سے زندگی میں آسانی اور _____ پیدا ہوتی ہے۔

د۔ سادگی پر عمل کرنے کی وجہ سے _____ پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ہ۔ سادگی _____ اور سکون کا ذریعہ ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ سادگی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ بناوٹ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی کس چیز کا نمونہ تھی؟

د۔ آپ کس طرح اپنی زندگی میں سادگی اپنا سکتے ہیں؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اسوۂ حسنہ کی روشنی میں سادگی کی اہمیت بیان کریں۔ ب۔ سادگی کے فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

اپنے کسی رشتہ دار کی شادی بیاہ کی تقریب کا مشاہدہ کریں اور ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ اس میں سادگی کا اہتمام کیا گیا ہے یا نہیں۔

سادگی کے فوائد اور نمود و نمائش کے نقصانات پر مکالمہ تیار کریں۔

• طلبہ کو سادگی کا حقیقی مفہوم اپنے الفاظ میں سمجھائیں۔

• طلبہ کو بتائیں کہ میلا کچلا اور گند لباس پہننا سادگی نہیں ہے بلکہ ایسا صاف ستھرا لباس پہننا جس میں بناوٹ اور دکھلاوا نہ ہو، سادگی ہے۔

• طلبہ کو اس بات کی طرف متوجہ کریں کہ زیادہ مہنگے لباس خریدنے کے لیے اپنے والدین کو تنگ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جو مل جائے اسے استعمال کر لینا چاہیے۔

برائے اساتذہ کرام





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجالس امانت ہوتی ہیں۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4869)

مجلس کے چند اہم آداب درج ذیل ہیں:

- ✿ مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیے۔
- ✿ مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے۔
- ✿ مجلس میں اپنی باری پر گفتگو کرنی چاہیے۔
- ✿ مجلس میں دوسروں کی بات نہیں کاٹنی چاہیے۔
- ✿ مجلس میں بڑوں کی بات غور سے سننی چاہیے۔
- ✿ مجلس میں غیر ضروری طور پر نہیں بولنا چاہیے۔

مجالس مختلف طرح کی ہوتی ہیں اور ہر مجلس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ جیسے کسی خوشی یا غمی کے موقع پر کسی مجلس میں شریک ہونا یا کسی دینی مجلس میں شرکت کرنا۔ بعض مجالس نیکی کی بجائے برائی پر آمادہ کرنے والی ہوتی ہیں، ایسی مجلسوں میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اچھی مجالس میں شرکت کریں۔ آداب مجلس کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف- مجلس کے لفظی معنی ہیں:

الف- چلنے کی جگہ ب- سونے کی جگہ ج- بیٹھنے کی جگہ د- کام کرنے کی جگہ

ب- آداب مجلس کا خیال رکھنے سے شرکاء مجلس بچ جاتے ہیں:

الف- تکلیف اور پریشانی سے ب- بیماری سے ج- نقصان سے د- چوٹ لگنے سے

ج- آداب مجلس کی تعلیم دی گئی ہے:

الف- سورۃ الفاتحہ میں ب- سورۃ البقرۃ میں ج- سورۃ المجادلہ میں د- سورۃ ہود میں

د- حدیث مبارک کی رو سے مجالس ہوتی ہیں:

الف- امانت ب- نعمت ج- رحمت د- بھلائی

۵۔ کس قسم کی مجالس میں شرکت کرنی چاہیے؟

الف۔ اچھی مجالس ب۔ بُری مجالس ج۔ بے مقصد مجالس د۔ گانے بجانے کی مجالس

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ دین اسلام ایک مکمل _____ ہے۔
ب۔ مجلس میں اپنی _____ پر گفتگو کرنی چاہیے۔
ج۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مجلس میں نہایت _____ سے بیٹھتے۔
د۔ مجلس میں دوسروں کی بات نہیں _____ چاہیے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ مجلس سے کیا مراد ہے؟
ب۔ کوئی سے دو آدابِ مجلس لکھیں۔
ج۔ مجلس کی کوئی سی دو اقسام بتائیں۔
د۔ ایمان والوں کو آدابِ مجلس کی تعلیم دینے کے لیے قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ آدابِ مجلس بیان کریں۔
ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مجلس کی کیفیت بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ



- ✿ مجلس کے آداب پر مشتمل چارٹ بنائیں اور کمر اجتماعت میں آویزاں کریں۔
✿ مختلف مجالس کا مشاہدہ کریں اور ان کی فہرست مرتب کریں کہ وہاں کن آداب کا خیال رکھا گیا ہے اور کون سی باتوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔

• برائے اساتذہ کرام

• طلبہ کو مجلس کی دعایا دکھوائیں اور آدابِ مجلس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

• طلبہ کو مختلف مجالس کا تعارف کرائیں۔



(3) وقت کی پابندی

حاصلاتِ تعلم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- ✱ وقت کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- ✱ نظامِ فطرت سے وقت کی پابندی کے اصول سمجھ سکیں۔
- ✱ اسلامی عبادات سے وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- ✱ اپنی جماعت اور زندگی کے دیگر معاملات میں نظامِ الاوقات پر عمل کر سکیں۔
- ✱ عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فائدے جان کر ان پر عمل کر سکیں۔

ہر کام کو اُس کے مقررہ وقت پر کرنا ”وقت کی پابندی“ کہلاتا ہے۔

کائنات کی ہر شے وقت کی پابند ہے۔ سورج اور چاند اپنے اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ اگر یہ وقت کی پابندی نہ کریں تو انسان کے لیے زمین پر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا جو طریقہ سکھایا ہے۔ اُس کے لیے وقت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ نماز وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ (سورة النساء، آیت: 103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

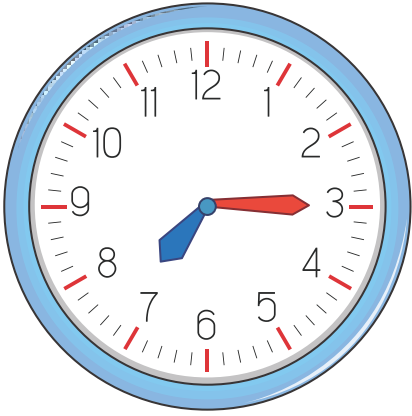
اسی طرح فرض روزے صرف رمضان المبارک میں رکھے جاسکتے ہیں اور حج بھی صرف ذوالحجہ کے خاص دنوں میں فرض ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا (سنن نسائی، حدیث: 611)

ترجمہ: نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرنا۔

وقت کی پابندی نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسوہ حسنہ کی ایک خاص خوبی تھی۔ آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول مبارک تھا کہ اپنے وقت کو مفید کاموں میں صرف کرتے اور ہر کام وقت پر کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی کے دیگر کاموں کے لیے جو اوقات مقرر کر رکھے تھے، ان کی ہمیشہ پابندی فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے۔ عبادت کے مخصوص اوقات مقرر کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی چاہیے کہ اپنے کاموں میں وقت کی پابندی کریں۔ وقت پر صبح اٹھ جائیں اور رات کو وقت پر سو جائیں۔ ایک طالب علم کے لیے وقت کی قدر و قیمت جاننا بے حد ضروری ہے۔ ہر طالب علم کے پاس ایک محدود وقت ہوتا ہے، جس میں اُس نے علم حاصل کر کے کامیابی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ جو طالب علم وقت کو فضول اور بے مقصد کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں یا اپنے وقت کا بہت سا حصہ موبائل پر گیم کھیلنے یا ویڈیو دیکھنے میں صرف کرتے ہیں، وہ زندگی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے سارا وقت کھیل کے میدان میں مصروف رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔ کھیلوں میں حصہ لینا صحت مند زندگی کے لیے ضروری ہے مگر پڑھائی اور کھیل میں توازن ضروری ہے۔ بعض بچے دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم وقت ضائع نہ کریں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔



اچھا طالب علم وہ ہے جو تمام کاموں کو وقت دیتا ہے۔ پڑھائی بھی کرتا ہے، ماں باپ کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بھی بٹاتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ وقت گزارتا ہے۔ وقت پر سکول جاتا ہے۔ وقت پر رات کو سو جاتا ہے۔ اور صبح وقت پر اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور سکول کے دیے ہوئے پروگرام کے مطابق اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتا ہے۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف- ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر کرنا کہلاتا ہے:

الف- وقت کی پابندی ب- وقت کا ضیاع ج- وقت کا اسراف د- وقت کا استعمال

ب- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے:

الف- وقت پر نماز ادا کرنا ب- وقت پر کھانا ج- وقت پر سونا د- وقت پر جاگنا

ج- کائنات کی ہر شے پابند ہے:

الف- وقت کی ب- انسان کی ج- قانون کی د- جنات کی

د- فرض روزے رکھے جاتے ہیں:

الف- محرم الحرام میں ب- ربیع الاول میں ج- رمضان المبارک میں د- شوال المکرم میں

۵۔ حج ادا کیا جاتا ہے:

الف۔ محرم الحرام میں ب۔ ربیع الاول میں ج۔ ذوالقعدہ میں د۔ ذوالحجہ میں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ نماز _____ وقت پر فرض ہے۔
ب۔ اچھا طالب علم تمام کام _____ پر کرتا ہے۔
ج۔ پڑھائی اور کھیل میں _____ ضروری ہے۔
د۔ اللہ تعالیٰ نے _____ کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ وقت کی پابندی سے کیا مراد ہے؟
ب۔ کائنات کی کون سی چیزیں وقت کی پابندی کر رہی ہیں؟
ج۔ کون سی عبادات وقت پر ادا کی جاتی ہیں؟
د۔ وقت کی پابندی کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ قرآن و سنت کی روشنی میں وقت کی اہمیت واضح کریں۔
ب۔ ایک طالب علم کے لیے وقت کی پابندی کرنا کیوں ضروری ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- دن بھر کی سرگرمیوں بشمول نماز اور تلاوت کے نظام الاوقات پر مبنی جدول تیار کریں۔
- ایک دن کی سرگرمیاں ساتھیوں کو بتائیں کہ وقت کی پابندی کا کیا فائدہ ہوا اور وقت کی پابندی نہ کرنے پر کیا نقصان اٹھانا پڑا؟
- وقت کی پابندی پر دو تین منٹ کی تقریر تیار کریں اور کمر اجتماعت میں سنائیں۔

- طلبہ کو دن بھر کی سرگرمیوں کا جدول تیار کرنے میں رہنمائی کریں۔
- طلبہ کو پابندی وقت پر دو منٹ کی تقریر تیار کرنے کے لیے اضافی مواد فراہم کریں۔



حسن معاشرت و معاملات

(1) دیانت داری

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- ❖ دیانت داری کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- ❖ تمام معاملات میں دیانت داری کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ❖ دیانت داری اور بددیانتی میں فرق کر سکیں۔
- ❖ دیانت داری کے معاشرتی اور معاشی ثمرات سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- ❖ سیرت طیبہ کی روشنی میں دیانت داری کی مثالیں جان سکیں۔

دیانت داری کا مطلب ہے کہ ہر کام ایمان داری اور ملکِ نبی کے ساتھ کیا جائے۔ امانت کی حفاظت کرنا، دیا گیا کام پوری ذمہ داری سے کرنا، کسی کے راز کی حفاظت کرنا، سب دیانت داری میں شامل ہیں۔ دیانت داری کا متضاد بددیانتی ہے۔ جو شخص امانت میں خیانت کرتا ہو، کام چور ہو، دھوکے اور فریب سے کام لیتا ہو، اُسے بددیانت کہتے ہیں۔

دیانت داری کی اہمیت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی جو صفات بیان کی ہیں۔ ان میں سے دیانت داری ایک اہم صفت ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لَا مُّنتَبِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٨﴾ (سورۃ المؤمنون، آیت: 8)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ ہر کام کی ذمہ داری صرف اُسی شخص کو سونپی جائے جو اُس کام کو کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ نااہل لوگوں کو ذمہ داری نہ سونپی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ﴿٥٨﴾ (سورۃ النساء، آیت: 58)

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کو سپرد کرو۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مسند احمد، حدیث: 5140)

ترجمہ: جس میں امانت داری نہیں اس میں کوئی ایمان نہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سچا، امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ (جامع ترمذی، حدیث: 1209)

اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص دیانت داری کے بغیر حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔ مومن وہی ہے جو امانت کی حفاظت کرنے والا ہو۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امانت داری اور دیانت داری کی وجہ ہی سے مکہ مکرمہ میں صادق اور امین کہلاتے تھے۔ لوگ بغیر کسی خوف کے آپ ﷺ کو پورا کرتے تھے اُس کو پورا کرتے تھے۔ ہر طرف آپ ﷺ کی امانتیں رکھواتے تھے۔ آپ ﷺ کو کاروبار میں اپنے ساتھ شریک کرنے کے خواہش مند ہوتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کی دیانت و امانت کی شہرت سن کر ہی آپ کو کاروبار میں شریک کیا تھا۔

معاشرتی اور معاشی اثرات

- ❁ دیانت داری کی وجہ سے معاشرے پر امن اور خوش حال ہوتے ہیں۔
 - ❁ دیانت داری کی وجہ سے کاروبار میں برکت حاصل ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔
 - ❁ دیانت داری سکون اور اطمینان کا باعث ہے۔
 - ❁ دیانت داری کی طرف سے اجر عظیم ملے گا۔
 - ❁ دیانت دار شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔
 - ❁ دیانت داری کی وجہ سے لوگوں کے درمیان اعتماد قائم ہوتا ہے۔
- عزیز طلبہ! ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر کام میں دیانت داری کو اپنائیں۔ دیانت داری پر عمل کر کے ہی پاکستان کو ترقی کی شاہراہ پر ڈالا جاسکتا ہے۔ دیانت داری کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن سکتے ہیں اور ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ دیانت داری کا مطلب ہے:

الف۔ ایمان داری ب۔ وفاداری ج۔ ملنساری د۔ خود داری

ب۔ کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:

الف۔ رواداری ب۔ ملنساری ج۔ دیانت داری د۔ سرمایہ داری

ج۔ دیانت داری کا متضاد ہے:

الف۔ منافقت ب۔ بددیانتی ج۔ کفر د۔ شرک

- د۔ امانت میں خیانت کرنے والے کو کہتے ہیں:
- الف۔ بد دیانت ب۔ بد عہد ج۔ کذاب د۔ فضول خرچ
- ہ۔ نبی کریم ﷺ کو اپنے کاروبار میں شریک کیا:
- الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
- ج۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے د۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ دیانت داری سکون اور _____ کا باعث بنتی ہے۔
- ب۔ دیانت دار شخص کی _____ قبول ہوتی ہے۔
- ج۔ دیانت داری کی وجہ سے _____ میں اضافہ ہوتا ہے۔
- د۔ نبی اکرم ﷺ کو اُصْحَابِہِ وَسَلَّم کو اپنے کاروبار میں شریک کیا:
- ہ۔ مومن وہی ہے جو _____ کی حفاظت کرنے والا ہو۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ دیانت داری سے کیا مراد ہے؟ ب۔ بد دیانت شخص کسے کہتے ہیں؟
- ج۔ دیانت داری کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک فرمان بیان کریں۔
- د۔ دیانت داری کے معاشرے پر دو اثرات لکھیں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ دیانت داری کی اہمیت بیان کریں۔
- ب۔ دیانت داری کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو اُصْحَابِہِ وَسَلَّم کا اسوۂ حسنہ بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

طلبہ ایسے کاموں کی فہرست بنائیں جو وہ اپنی عملی زندگی اور کھیل کود وغیرہ میں دیانت داری سے سرانجام دیتے ہیں اور اس کے متعلق ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔

- طلبہ کو عملی زندگی میں دیانت داری اپنانے کی تلقین کریں۔
- طلبہ کو پڑھائی میں دیانت داری کا تصور سمجھائیں۔



(2) حقوق العباد (خدمتِ خلق)

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- ✿ خدمتِ خلق کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- ✿ خدمتِ خلق کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✿ سیرتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں خدمتِ خلق کے واقعات جان سکیں۔
- ✿ دورِ حاضر کے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے خدمتِ خلق کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔
- ✿ عملی زندگی میں خدمتِ خلق کی صفت کو اپنا سکیں۔

مزید جانے!

مخلوق کے حقوق میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔

حقوق العباد کا مطلب ہے بندوں کے حقوق۔ دین اسلام میں جس طرح اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچاننے اور ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی ایک صورت خدمتِ خلق ہے۔ خدمتِ خلق کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا اور ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا۔ اسلام میں خدمتِ خلق کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ (سورۃ النحل، آیت: 90)

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا۔

اسی طرح نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے۔

الْخَلْقُ عِیَالُ اللَّهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِیَالِهِ

ترجمہ: ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے پس اللہ کو اپنی ساری مخلوق میں سے زیادہ محبت اُس شخص سے ہے جو اُس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (شعب الایمان، حدیث: 7048)

سے ہے جو اُس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (شعب الایمان، حدیث: 7048)

جس طرح انسانوں سے حسن سلوک کرنے کی تاکید ہے اُسی طرح حیوانوں سے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

ایک عورت کی صرف اس وجہ سے بخشش ہوگئی کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 3321)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زندگی خدمتِ خلق کا بہترین نمونہ تھی۔ ایک دفعہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک دیہاتی آیا اور کہا کہ میرا تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں۔ آپ پہلے وہ کر دیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس کے ساتھ مسجد سے باہر نکلے اور اس کا کام مکمل کر کے نماز ادا کی۔ ایک صحابی حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے دور ایک جنگ پر گئے ہوئے تھے۔ ان کے گھر میں جانوروں کا دودھ دوہنے کے لیے کوئی مرد نہیں تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر روز حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے جانوروں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی خدمتِ خلق کے کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔ (سیرت النبی، شبلی نعمانی، جلد دوم، ص: 271)

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم خدمتِ خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں کی مدد کریں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ اپنے جیب خرچ سے غریبوں اور یتیموں کی مدد کریں۔ بیوہ عورتوں کے گھروں کے چھوٹے موٹے کام کریں۔ سیلاب، زلزلے اور کسی حادثے کے موقع پر متاثرین کی مدد کریں۔ بھوکوں اور پیاسوں کا خیال رکھیں۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں کا بھی خیال رکھیں۔ گرمیوں میں پرندوں کے لیے گھروں کی چھت پر پانی رکھیں۔ گھر کے کاموں میں ماں باپ کا ہاتھ بٹائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- الف۔ حقوق العباد کا مطلب ہے:
- الف۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ب۔ بندوں کے حقوق ج۔ حیوانوں کے حقوق د۔ پرندوں کے حقوق
- ب۔ حقوق العباد میں سے سب سے پہلا حق ہے:
- الف۔ دوستوں کا ب۔ رشتہ داروں کا ج۔ والدین کا د۔ مہمانوں کا
- ج۔ حدیث مبارک کے مطابق کس کو پانی پلانے سے عورت کی بخشش ہوئی؟
- الف۔ کتا ب۔ بلی ج۔ بکری د۔ گائے
- د۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دیہاتی کی مدد کی:
- الف۔ نماز کے وقت ب۔ جہاد کے وقت ج۔ سحری کے وقت د۔ افطاری کے وقت

۵۔ گرمیوں میں پرندوں کے پینے کے لیے گھر کی چھت پر رکھنا چاہیے:

الف۔ روٹی ب۔ پانی ج۔ پنیر د۔ چاول

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ خدمتِ خلق کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی _____ کی خدمت کرنا۔

ب۔ جس طرح انسانوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید ہے اسی طرح _____ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے۔

ج۔ ساری مخلوق _____ کا کنبہ ہے۔

د۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دو دھوہنے کے لیے کوئی _____ نہ تھا۔

۵۔ اپنے _____ سے غریبوں اور یتیموں کی مدد کریں۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق العباد کا کیا مفہوم ہے؟ ب۔ خدمتِ خلق کے حوالے سے ہمیں کس طرح کے کام کرنے چاہئیں؟

ج۔ خدمتِ خلق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن و سنت کی روشنی میں خدمتِ خلق کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ سے خدمتِ خلق کی مثالیں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

✿ سکول کی لائبریری سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب حاصل کریں اور اس میں ان کی خدمتِ خلق کے

واقعات تلاش کریں۔

✿ اپنے اساتذہ کرام کے ساتھ مل کر کسی رفاہی ادارے کا دورہ کریں اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کے خیالات سے آگاہی حاصل کریں۔

• طلبہ کو روزمرہ زندگی میں خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں کے بارے میں بتائیں۔

• طلبہ کو پاکستان کے چند رفاہی اداروں کی خدمات کے بارے میں بتائیں۔



(3) وطن سے محبت (ذِمَّہ دار شہری)

حاصلاتِ تعلیم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- ✿ وطن کے معنی اور مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✿ وطن کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں اور وطن کی قدر کرنا سیکھ سکیں۔
- ✿ ہم وطنوں کے ساتھ ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر مثبت تعلقات رکھ سکیں۔
- ✿ اپنے آپ کو ملکی سلامتی اور ترقی کے لیے تیار کر سکیں۔
- ✿ اسلامی جمہوریہ پاکستان سے عملی طور پر محبت کر سکیں۔
- ✿ روزمرہ زندگی میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
- ✿ اچھے شہری کی ملکی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے انھیں ادا کر سکیں۔

انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ کو اس کا وطن کہتے ہیں۔ وطن سے محبت کا مطلب ہے کہ انسان اپنی جائے پیدائش اور اپنے وطن میں رہنے والے لوگوں سے محبت کرے۔ اپنے وطن کی حفاظت کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے وطن کو نقصان پہنچے۔

یاد رکھیں!

ہمارا پیارا وطن 14 اگست 1947ء کو معرض وجود میں آیا۔

ہم پاکستان میں رہتے ہیں، پاکستان ہمارا وطن ہے۔ وطن کی محبت ایک فطری عمل اور اعلیٰ انسانی قدر ہے۔ انسان تو انسان، حیوان بھی اپنے مسکن سے محبت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام حیوانات دن بھر چرنے، چگنے کے بعد رات کو واپس اپنے ٹھکانوں پر آ جاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے تھے۔ آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے مکانات پر آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑتی تو آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے محبت کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1802)

اسی طرح جب کفار نے نبی کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے۔ اگر میری قوم مجھے یہاں سے نکلنے پر

مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3926)

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ یہ وطن ہمارے بزرگوں نے بہت زیادہ قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ یہاں پر ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔

مزید جانیں!

پاکستان رمضان المبارک کی شب قدر میں
معروض وجود میں آیا تھا جو کہ نزول قرآن کی
رات بھی ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ماننے والے بھی یہاں اپنے طور طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ کسی کے مسلک یا فرقے کی وجہ سے اُس سے نفرت نہ کریں اور نہ ہی قوم، برادری اور صوبے کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک کریں۔

اپنے وطن کی ترقی کے لیے طلبہ پر لازم ہے کہ وہ تعلیم کے حصول کے لیے خوب محنت کریں۔ اپنا

ہر کام دیانت داری اور ایمان داری کے ساتھ سرانجام دیں۔ ہمیشہ اپنے ملک کے وفادار رہیں اور ضرورت پڑنے پر اپنے ملک کی حفاظت کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ ایک اچھا مسلمان اور اچھا شہری بننے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ہمیشہ قانون کی پابندی کریں۔ نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم وطن سے محبت کا پورا پورا حق ادا کریں۔ اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں۔ آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جو اختلاف اور نا اتفاقی کا سبب بنے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم تمام اہل وطن کا احترام کریں اور سب سے محبت کریں اور دنیا میں جہاں کہیں بھی جائیں ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے بہترین نمائندگی کریں۔ اس طرح ہم اپنے وطن کا نام روشن کر سکتے ہیں۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف- وطن میں رہنے والے لوگوں سے کرنی چاہیے:

- الف- صلہ رحمی ب- محبت ج- خیانت د- کنجوسی
ب- اعلیٰ انسانی قدر ہے:

- الف- وطن سے محبت ب- دولت سے محبت ج- کھیل کود سے محبت د- دنیا سے محبت
ج- نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے:

- الف- مدینہ منورہ کی ب- نجران کی ج- طائف کی د- یمن کی
د- کُفَّار نے نبی کریم ﷺ کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا:

- الف- مکہ مکرمہ ب- مدینہ منورہ ج- یمن د- تبوک
ہ- پاکستان معرض وجود میں آیا:

- الف- شب قدر میں ب- شب براءت میں ج- شب جمعہ میں د- شب معراج میں

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ انسان تو انسان _____ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں۔
 ب۔ مسلک یا _____ کی وجہ سے کسی سے نفرت نہ کریں۔
 ج۔ کفار نے نبی کریم ﷺ کو _____ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔
 د۔ اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا _____ ہے۔
 ہ۔ انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ کو اس کا _____ کہتے ہیں۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ وطن سے محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟
 ب۔ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو کیا کرتے؟
 ج۔ ہمیں اپنے وطن میں کیا کیا آزادیاں حاصل ہیں؟
 د۔ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت کیا ارشاد فرمایا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ وطن سے محبت کی اہمیت بیان کریں۔
 ب۔ بحیثیت طالب علم ہم اپنے وطن کی ترقی میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ایک ذمہ دار شہری ہونے کی حیثیت سے طلبہ اپنے ارد گرد کے ماحول کا مشاہدہ کریں اور وطن کے سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کریں کہ کس طرح وطن کی خدمت کی جاسکتی ہے۔
- ان چیزوں اور اعمال کی نشان دہی کریں جن سے وطن کی محبت کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔
- ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات کی فہرست چارٹ پر لکھ کر کمر اجتماعت میں آویزاں کریں۔



- طلبہ کو اپنے وطن کے ساتھ محبت کے تقاضے اور ان کی اہمیت و ضرورت تفصیل سے سمجھائیں۔
- طلبہ کو سمجھائیں کہ یہ ملک ان تمام لوگوں کا ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں چاہے وہ کسی بھی صوبے یا علاقے کے ہوں۔ ہمیں کسی سے زبان، نسل، مذہب، مسلک، ذات پات اور صوبائی تعصب کی بنیاد پر نفرت نہیں کرنی چاہیے۔

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

(1) حضرت ابراہیم علیہ السلام

حاصلاتِ تعلیم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- ✿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات سے روشناس ہو سکیں۔
- ✿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنائیں۔
- ✿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے نمایاں واقعات بشمول حج اور عظیم قربانی کے متعلق جان سکیں جو آج بھی شعائر اسلام میں سے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے شہر ”ار“ میں پیدا ہوئے۔ اُر کے لوگ بتوں کے ساتھ سورج، چاند اور ستاروں کی بھی پوجا کرتے تھے۔ اُس دور میں عراق پر ایک ظالم اور سرکش بادشاہ نمرود کی حکمرانی تھی۔ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام لوگوں کو بتوں کی پوجا سے منع کرتے تھے۔ ایک دن جب تمام لوگ شہر سے باہر گئے ہوئے تھے آپ علیہ السلام نے شہر کے مرکزی بت خانے میں داخل ہو کر بڑے بت کے علاوہ باقی تمام بت توڑ دیے اور تھوڑا اس کے کندھے پر رکھ دیا۔ لوگ واپس آئے تو اپنے بتوں کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے اور کہنے لگے، ابراہیم (علیہ السلام) کے سو کوئی اور یہ کام نہیں کر سکتا۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو بلایا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم ان بتوں سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ ان کو کس نے توڑا؟ سب نے سر جھکا دیے اور کہنے لگے، ابراہیم تم جانتے ہو، یہ بول نہیں سکتے۔ تب آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے ایسی ہستیوں کو معبود بنا رکھا ہے جو تمہاری بات کا جواب بھی نہیں دے سکتیں۔

لوگ شکایت لے کر بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔ بادشاہ کے حکم پر آپ علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آگ کو آپ علیہ السلام کے لیے ٹھنڈا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿قَدْ نَبَأْنَا إِبْرَاهِيمَ ۖ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ﴾ (سورۃ الانبیاء، آیت: 69)

ترجمہ: ہم (اللہ) نے فرمایا کہ اے آگ! تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السلام) پر۔

تب آپ علیہ السلام نے اپنا شہر چھوڑنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ علیہ السلام عراق سے ہجرت فرما کر فلسطین پہنچ گئے۔ فلسطین اور شام کے علاقے میں آپ علیہ السلام کی دعوت خوب پھیلی۔ آپ علیہ السلام توحید کی تبلیغ کے لیے مصر بھی تشریف لے گئے۔ یوں آپ علیہ السلام نے دنیا کے ایک بڑے حصے میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کا پیغام پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر کے آخری حصے میں اولاد سے نوازا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔ جن کی والدہ کا نام ہاجرہ علیہا السلام تھا۔ جب کہ دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام تھا اور ان کی والدہ کا نام سارہ علیہا السلام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ان دونوں بیٹوں کے ذریعے سے بڑی برکت دی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو عرب کے ایک ایسے علاقے میں آباد کیا جہاں پر نہ پانی تھا اور نہ کھانے پینے کی کوئی چیز ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ماں بیٹے کے لیے زم زم کا چشمہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کو قربان کرنے کا حکم دیا۔ وہ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مینڈھے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی۔ مسلمان ہر سال اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے عید الاضحیٰ کے موقع پر جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر فرمائی۔ آج پوری دنیا سے لوگ اس گھر کا طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔

مزید جانے!

جدّ الانبیاء کا مطلب انبیاء کے دادا ہیں۔

مزید جانے!

خلیل اللہ کا معنی اللہ کا دوست ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں بے شمار انبیاء کرام علیہم السلام گزرے ہیں۔ البتہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جدّ الانبیاء کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کا لقب دیا کیونکہ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی پیش کی۔ ہمیں آپ علیہ السلام کی سیرت سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف- حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے:

- الف- شام میں ب- عراق میں ج- فلسطین میں د- عرب میں
- ب- جدّ الانبیاء ہیں:

- الف- حضرت ابراہیم علیہ السلام ب- حضرت اسماعیل علیہ السلام
- ج- حضرت موسیٰ علیہ السلام د- حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ج۔

عراق پر حکمران تھا:

الف۔ نمرود ب۔ فرعون ج۔ ہامان د۔ شداد

د۔

نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈال دیا:

الف۔ دریا میں ب۔ کنویں میں ج۔ آگ میں د۔ سمندر میں

ہ۔

خلیل اللہ لقب ہے:

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ب۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

ج۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کا د۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا

2۔

مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کو بتوں کی _____ سے منع کرتے تھے۔

ب۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام _____ کی تبلیغ کے لیے مصر بھی تشریف لے گئے۔

ج۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حضرت _____ کے لیے زم زم کا چشمہ جاری کر دیا۔

د۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک _____ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا۔

3۔

مختصر جواب لکھیں۔

الف۔

نمرود کون تھا؟

ب۔

اُر کے لوگوں کا کیا عقیدہ تھا؟

ج۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عراق کے لوگوں کا رویہ کیسا تھا؟ د۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔

تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔

آپ زم زم کا واقعہ تحریر کریں۔ ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ



✿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں تین منٹ کی تقریر تیار کریں اور جماعت کے سامنے پیش کریں۔

✿ اپنے والدین اور اساتذہ کی مدد سے قرآن مجید میں سے وہ کالمہ تلاش کریں جو نمرود کے دربار میں ہوا تھا اور اس پر کمرہ جماعت میں گفت گو کریں۔

• طلبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات زندگی کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔

• طلبہ کو جد الانبیاء کا مفہوم سمجھائیں۔

برائے اساتذہ کرام



(2) حضرت موسیٰ علیہ السلام

حاصلاتِ تعلیم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- ✿ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف جان سکیں۔
- ✿ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات و واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ✿ فرعون کی نافرمانی اور عبرت ناک انجام کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے تقریباً دو ہزار سال پہلے مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں سے تھے جو ”بنی اسرائیل“ کہلاتی ہے۔ آپ علیہ السلام کے والد کا نام عمران تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف ہی بنا کر بھیجا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت مصر میں فرعون کی حکومت تھی۔ فرعون ایک ظالم اور متکبر شخص تھا اور خدا ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اُس نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔ اور اُن پر بے حد ظلم کرتا تھا۔ اسے کسی نجومی نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری بادشاہت کو ختم کر دے گا اس لیے وہ بنی اسرائیل کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکوں کو مروادیتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَذْكُرُونَ آبَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ (سورة البقرة، آیت: 49)

ترجمہ: تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔

یاد رکھیے!

فرعون کی بیوی کا نام حضرت آسیہ تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں تھیں۔

انہی حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طریقے سے اُن کو فرعون کے کارندوں سے بچالیا۔ ان کی والدہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔ یہ صندوق دریا میں بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب پہنچ گیا۔ فرعون کی ملکہ نے صندوق دیکھ کر اُسے دریا سے نکالنے کا حکم دیا۔ جب صندوق کولایا گیا تو اُس میں ایک انتہائی خوب صورت بچہ تھا۔ بچے کو دیکھتے ہی ملکہ کے

دل میں اُس کے لیے محبت پیدا ہو گئی۔ ملکہ نے بچے کو اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جوانی فرعون کے محل میں گزاری۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام مصر سے دور مدین تشریف لے گئے۔ وہاں دس سال گزارنے کے بعد آپ علیہ السلام واپس آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ

مزید جانے!

کوئی بھی ایسا کام جو عقل کے خلاف ہو، جس کو تسلیم کرنے سے عقل انسانی انکار کر دے، معجزہ کہلاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جو معجزات دکھائے ان میں سے دو یہ ہیں: ید بیضا اور عصا

نے کوہ طور پر آپ علیہ السلام کو نبوت عطا کی اور حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلاؤ۔ آپ علیہ السلام فرعون کے پاس پہنچے اور اُسے معجزے دکھائے۔ لیکن وہ نہ مانا اور اُس نے آپ علیہ السلام کی اور زیادہ مخالفت شروع کر دی۔ ایک لمبے عرصہ کی جدوجہد کے بعد آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ راستے میں سمندر تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر میں لاٹھی (عصا) ماری اور سمندر میں راستہ بن گیا۔ فرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ اُن کے پیچھے

تھا۔ جب اُس نے اپنا گھوڑا سمندر میں اتارا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی آپس میں مل گیا۔ اور فرعون پانی میں غرق ہو گیا اور بنی اسرائیل کو ان کی غلامی سے نجات مل گئی۔

بنی اسرائیل سمندر پار کر کے صحرائے سینا میں چلے گئے۔ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل کے لیے کھانے پینے کو کچھ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے اُن کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ گرمی سے محفوظ رکھنے کے لیے ان پر بادل سایہ کیے رہتے تھے۔ کھانے کے لیے من و سلویٰ اتارا اور پینے کے لیے پانی کے بارہ (12) چشمے جاری کر دیے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے انعامات تھے۔

مزید جانے!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مشکلات اور مصائب کا مقابلہ ہمت اور جرأت سے کرنا چاہیے۔ جب بندہ مشکلات میں استقامت کا مظاہرہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرماتا ہے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے:

الف۔ شام ب۔ عراق ج۔ فلسطین د۔ مصر

ب۔

خدائی کا دعویٰ کرتا تھا:

الف۔ سامری ب۔ ہامان ج۔ قارون د۔ فرعون

ج۔

صندوق دیکھ کر دریا سے نکالنے کا حکم دیا:

الف۔ فرعون کی ملکہ نے ب۔ فرعون کی والدہ نے ج۔ فرعون کی بہن نے د۔ فرعون کی باندی نے

د۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا کی:

الف۔ کوہ صفا پر ب۔ کوہ طور پر ج۔ کوہ حرا پر د۔ کوہ مروہ پر

صحرائے سینا، مصر

۵۔ بنی اسرائیل سمندر پار کر کے چلے گئے:

الف۔ صحرائے سینا میں ب۔ صحرائے چولستان میں ج۔ صحرائے عرب میں د۔ صحرائے تھل میں

2۔ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے _____ کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

ب۔ فرعون ایک ظالم اور _____ شخص تھا۔

ج۔ صندوق میں ایک انتہائی خوب صورت _____ تھا۔

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی _____ فرعون کے محلات میں گزری۔

۵۔ مدین میں آپ علیہ السلام نے _____ سال گزارے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں مروا دیتا تھا؟

ب۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلامِ کر کے کیا حکم دیا؟

ج۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا انجام ہوا؟

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کون سے انعامات سے نوازا تھا؟ وضاحت کریں۔

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوئی سے دو معجزات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

✿ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں اساتذہ کرام کی مدد سے مزید معلومات حاصل کریں۔

✿ کمر اجتماعت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔

• طلبہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔

• طلبہ کو من و سلوئی کے بارے میں بتائیں۔



(3) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلیم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- ✿ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ جان سکیں۔
- ✿ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- ✿ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطور خلیفہ راشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام خطاب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ایک ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے زندگی ہی میں جنت کی بثلات دی تھی۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملاقات کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو ایک رشتہ دار نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ انھوں نے فرمایا۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے کی حالت میں بہن کے گھر پہنچے۔ اور اُن سے کہا کہ مجھے بتا چلا ہے کہ تم دونوں اسلام قبول کر چکے ہو۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ جب بہن خاوند کو بچانے کے لیے آگے بڑھی تو وہ زخمی ہو گئیں۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے کہا: اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری جان بھی لے لیں گے تب بھی ہم اسلام کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہن کی استقامت دیکھ کر نرم پڑ گئے اور کہنے لگے: مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ بہن نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے غسل کریں تبھی ممکن ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کتاب کو پڑھ سکیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت قوت حاصل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ اب مسلمان آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لیے پہنچے۔ پورا مکہ مکرمہ تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس دن نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب عطا کیا۔ فاروق کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق

کرنے والا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ تاریخ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بہترین حکمرانوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور حکومت میں عدل و انصاف اور خدمت خلق کی اعلیٰ روایات قائم کیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رعایا کی خبر گیری کے لیے راتوں کو گلیوں میں چکر لگاتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برائی کا خاتمہ کرنے اور امن کے قیام کے لیے پولیس کا شعبہ قائم کیا۔ اور بروقت انصاف فراہم کرنے کے لیے عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاشرے کے کمزور افراد اور بچوں کی کفالت کے لیے وظیفہ مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول مشہور ہے:

اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوک سے مرجائے تو قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا۔ (تاریخ طبری)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر معمولی صفات کے مالک تھے۔ نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:

”جس راستے سے عمر گزرتا ہے شیطان اُس راستے کو چھوڑ دیتا ہے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 6085)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 22 لاکھ مربع میل علاقے پر حکومت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں امن و امان قائم تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساڑھے دس سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ایک غلام ابولؤلؤ فیر ورنے آپ پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہو گئے اور اسی زخم کی وجہ سے یکم محرم الحرام 24 ہجری کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی دنیا کے تمام حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ آج بھی اگر ان کے طریقے کے مطابق حکومت کی جائے تو وہ ساری برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو ان کے دور میں ہوئیں۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:

الف۔ حارث ب۔ خطاب ج۔ زید د۔ عفان

ب۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے ایک خاندان سے تھا:

الف۔ بنو امیہ ب۔ بنو عدی ج۔ بنو مخزوم د۔ بنو ہاشم

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راستے میں ملاقات ہوئی:

الف۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ب۔ حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ج۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے د۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

- د- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:
- الف- 21 ہجری کو ب- 22 ہجری کو ج- 23 ہجری کو د- 24 ہجری کو
- ہ- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کا نام تھا:
- الف- حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ب- حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ج- حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا د- حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف- اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت _____ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔
- ب- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی _____ بھی مسلمان ہو چکے تھے۔
- ج- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے _____ خلیفہ راشد ہیں۔
- د- نماز کے دوران ایک غیر مسلم غلام _____ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر دیا۔
- ہ- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے _____ لاکھ مربع میل علاقے پر حکومت کی۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

- الف- حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہا؟
- ب- فاروق کا کیا مطلب ہے؟
- ج- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت کی مدت کیا ہے؟
- د- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی دو خدمات لکھیں۔
- ہ- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان کریں۔
- ب- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرزِ حکمرانی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ کے درمیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ذہنی آزمائش کے مقابلہ کا انعقاد کروائیں۔
- اساتذہ کرام کی مدد سے دنیا کے نقشے پر ان علاقوں کی نشان دہی کریں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح کیا۔

- طلبہ کو کسی بھی مستند تاریخی کتاب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں مزید واقعات بتائیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں جو فتوحات ہوئیں ان کے اہم واقعات بچوں کو سنائیں۔



(4) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلیم:

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ✿ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اجمالی طور پر بیان کر سکیں۔
- ✿ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات اور سخاوت کے بارے میں جان سکیں۔
- ✿ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زوال و انورین کا لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- ✿ اپنی زندگیوں میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔
- ✿ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عفان تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کے بہت بڑے تاجر تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار شہر کے دولت مند لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ﷺ سے عمر میں تقریباً چھ سال چھوٹے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اسلام قبول کرنے والے ابتدائی افراد میں ہوتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی صاحب زادی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا۔ جب سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسری بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دے دیں۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”ذوالنورین“ کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں دونوروں والا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دو خوبیاں بہت ہی نمایاں تھیں۔ ایک خوبی شرم و حیا تھی۔ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ:

فرشتے بھی عثمان سے حیا کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، حدیث: 6209)

دوسری خوبی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں کثرت سے خرچ کیا۔

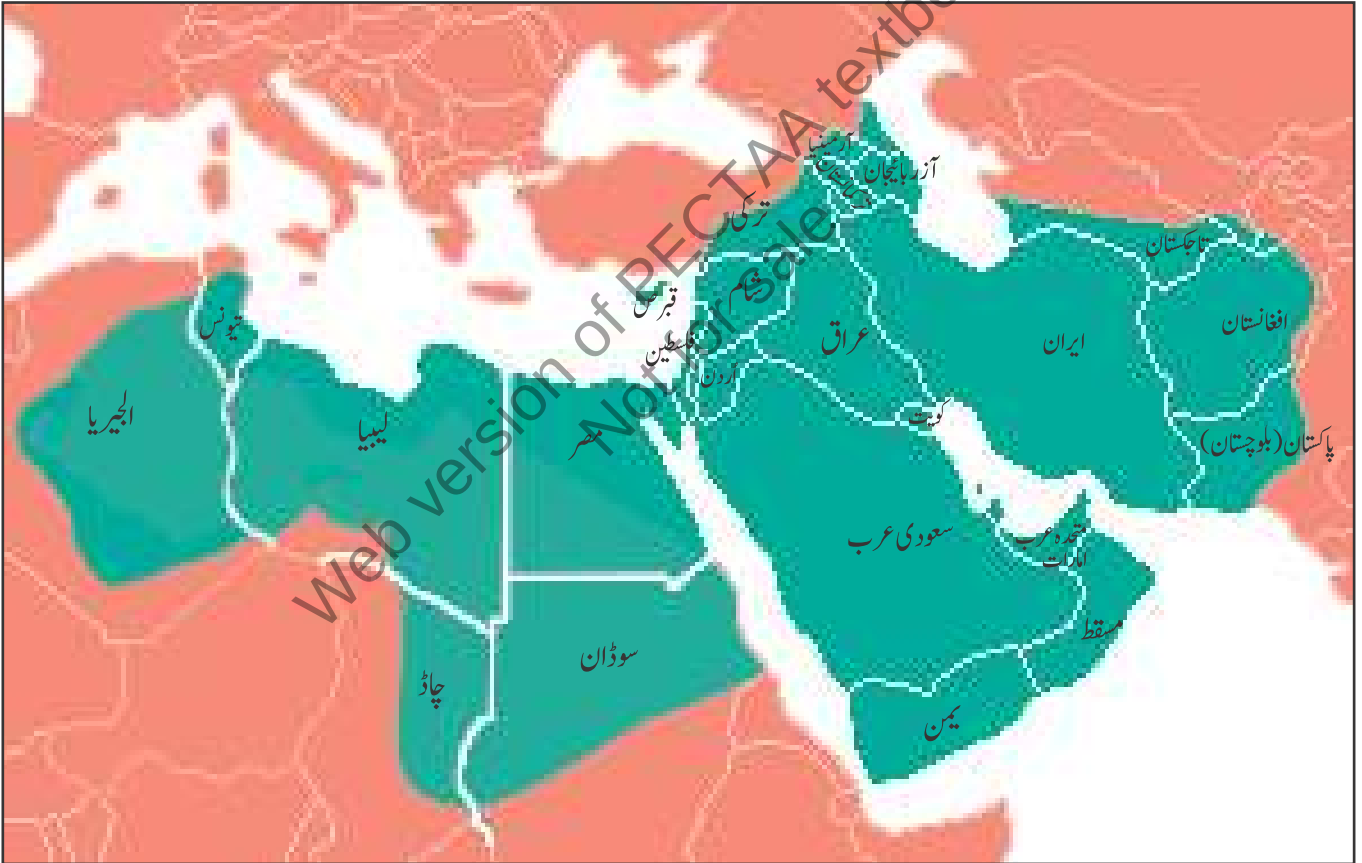
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی ریاست کی حدود بہت وسیع ہو چکی تھیں اور زمین کے بڑے حصے پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسلام اور مسلمانوں کے لیے بے شمار خدمات ہیں۔

مزید جانے!

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خریدے ہوئے کنوئیں کا نام ”بئر رومہ“ ہے۔ یہ کنواں آج تک موجود ہے۔

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودی سے بیٹھے پانی کا ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اسے مبارکباد دی اور فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کیا۔ اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

”جامع القرآن“ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کی توسیع بھی کی۔ حضرت عثمان کے دور خلافت میں مسلمان پہلی بار ایک زبردست بحری طاقت بن کر دنیا کے سامنے آئے۔ اسی دور میں بحری جہاز بنانے کا پہلا کارخانہ قائم ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی ریاست کی سرحدیں سپین، چین اور ہندوستان سے جا ملیں۔ شمالی افریقہ میں طرابلس، تیونس، الجزائر اور مراکش کے ممالک فتح ہوئے۔ قبرص کا جزیرہ، غزنی اور کابل کے علاقے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوئے۔



حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ سال تک خلافت کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ بعد میں کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت کر دی اور باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پینتیس (35) ہجری میں اس وقت شہید کر دیا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ شہادت کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیسی (82) سال تھی۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام تھا:

الف- خطاب ب- عفان ج- عوف د- طالب

ب- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے چھوٹے تھے:

الف- تقریباً چھ سال ب- تقریباً سات سال ج- تقریباً آٹھ سال د- تقریباً نو سال

ج- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

الف- فاروق ب- صدیق ج- ذو النورین د- حیدر

د- بزرگوار کا مالک تھا:

الف- مسیحی ب- مسلمان ج- ہندو د- یہودی

ہ- شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تھی:

الف- 80 سال ب- 81 سال ج- 82 سال د- 83 سال

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان _____ سے تھا۔

ب- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار شہر کے _____ لوگوں میں ہوتا تھا۔

ج- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی _____ نمایاں خوبیاں تھیں۔

د- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے _____ سال تک خلافت کی ذمہ داریاں ادا کیں۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذو النورین کیوں کہا جاتا ہے؟

ب- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی تین خوبیاں لکھیں۔

ج- غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمت سرانجام دی؟

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات کے بارے میں بیان کریں۔

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

✿ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کس طرح ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کریں گے؟

✿ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں کمر اجتماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

Web version of PECTAA textbook
Not for sale

- طلبہ کو ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کرنے کے مختلف طریقے بتائیں۔
- طلبہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔



(1) صفائی کی ضرورت و اہمیت

حاصلاتِ تعامُّ:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- صفائی کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
- اپنے ماحول کو صاف رکھنے میں بطور مسلمان اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- اپنی عملی زندگی میں صفائی کے فوائد و اثرات سے آگاہ ہو سکیں اور اس کا اہتمام کر سکیں۔

زمین پر بسنے والی مخلوقات میں انسان، سب سے افضل مخلوق ہے۔ اسے عقل، شعور اور علم سے نوازا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہتر زندگی گزارنے کی تعلیم دینے کے لیے نبی اور رسول بھیجے۔ صفائی اور طہارت نبیوں اور رسولوں کی تعلیم میں سب سے پہلے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو صفائی اور طہارت کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے صفائی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

مسواک منہ کی صفائی و پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ (سنن النسائی، حدیث: 5)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾ (سورة البقرة، آیت: 222)

ترجمہ: بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ (صحیح مسلم، حدیث: 534)

ترجمہ: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

ہمارے رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف رکھنے والوں کو بھی پسند فرماتا ہے۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو گندے کپڑے پہنے دیکھ کر فرمایا کہ اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے دھولیا کرے۔

آپ ﷺ نے مسجد میں تھوکنے اور بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف رکھنے والوں کو بھی پسند فرماتا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف رکھنے والوں کو بھی پسند فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف رکھنے والوں کو بھی پسند فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

تین باتوں سے بچو کہ جس کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت بھیجیں۔ لوگوں کے آنے جانے کی جگہوں پر،
سائے دار درختوں کے نیچے اور عام راستوں پر قضائے حاجت کرنے سے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 328)

نماز ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن، کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ پاک اور صاف ہو۔ ہفتے میں ایک بار ناخن ضرور تراشیں۔ دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک کا اہتمام کرنا بھی سنت ہے۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اپنا معمول بنائیں۔ کانوں کی صفائی بھی کریں۔ باقاعدگی سے نہانا صحت کے لیے بے حد مفید ہے۔ اپنی ذاتی چیزیں مثلاً جرابیں، جوتے، سکول بیگ اور قلم وغیرہ بھی صاف ستھرے رکھے جائیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ گھروں کے باہر اور راستوں میں گندگی اور کوڑا کرکٹ نہ پھینکیں۔ جگہ جگہ نہ تھوکیں۔ سڑکوں کو صاف ستھرا رکھیں کیونکہ آلودگی پورے ماحول پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔

یہ سارے کام ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت ہیں۔

صفائی اور پاکیزگی کا انسانی صحت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ صحت مند رہنے کے لیے ضروری ہے کہ صفائی اور طہارت کو عادت کا حصہ بنایا جائے۔ گندگی سے بچا جائے۔ اپنے گھر، سکول، کمر، جماعت اور ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے۔

مشق

1۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زمین پر بسنے والی مخلوقات میں سب سے افضل مخلوق ہے:

الف۔ انسان ب۔ فرشتے ج۔ جن د۔ حیوان

ب۔ حدیث مبارک کی رو سے صفائی حصہ ہے:

الف۔ روزے کا ب۔ جہاد کا ج۔ ایمان کا د۔ زکوٰۃ کا

ج۔ پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا چاہیے:

الف۔ کھانا کھانے سے ب۔ پانی پینے سے ج۔ نہانے سے د۔ سونے سے

د۔ ناخن ایک بار ضرور تراشنے چاہئیں:

الف۔ ایک ہفتے کے دوران ب۔ دو ہفتے کے دوران ج۔ تین ہفتے کے دوران د۔ چار ہفتے کے دوران

ہ۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع فرمایا:

الف۔ مسجد میں ب۔ گھر میں ج۔ دوکان میں د۔ سکول میں

2- مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ انسان کو کس بنیاد پر دوسری مخلوق پر فضیلت حاصل ہے؟
 ب۔ صفائی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
 ج۔ صحت مندرہنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

3- تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ اسوہ حسنہ کی روشنی میں صفائی کی اہمیت بیان کریں۔
 ب۔ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

کیا آپ درج ذیل مواقع پر صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

ہاں	نہیں	کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔
ہاں	نہیں	داش روم جانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔
ہاں	نہیں	ناک صاف کرنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔
ہاں	نہیں	کھانسی/یا چھینک کے دوران ہاتھ منہ پر رکھتے ہیں۔
ہاں	نہیں	پالتوں جانوروں کی دیکھ بھال کے بعد ہاتھ اور منہ دھوتے ہیں۔
ہاں	نہیں	کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے اور پھینکنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔

اپنے آپ اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے آپ کیا کرتے ہیں؟ نکات کی صورت میں دہی گئی جگہ میں لکھیں۔

ماحول کو صاف رکھنے کے لیے

اپنے آپ کو صاف رکھنے کے لیے

- 1- _____
 2- _____
 3- _____

اساتذہ اور والدین کی مدد سے صفائی نہ کرنے کے نقصانات معلوم کریں اور اسے ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
 اپنے کمرے کا جائزہ لے کر اس کی صفائی کریں۔

سکول میں ہفتہ وار صفائی مہم کا اہتمام کریں اور روزانہ کی بنیاد پر اپنے کمرہ جماعت کی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔

طلبہ کو گندگی کے ڈھیر سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ ان میں ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب پیدا ہو۔



(2) پانی کی اہمیت

حاصلاتِ تعلیم:

- اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- عصر حاضر میں پانی کے مسائل کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پانی کے ضیاع سے بچنے کے حوالے سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

فرمانِ الہی

وَأَسْقِيكُم مَّاءً فُرَاتًا (سورة المرسلت، آیت 27)
ترجمہ: اور ہم نے تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ ہر جان دار شے اس کی محتاج ہے۔ پانی کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ روزِ مرہ کے اکثر کاموں کے لیے پانی کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے پینے کے لیے، کھانا بنانے کے لیے، غسل کے لیے، کپڑے وغیرہ دھونے کے لیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نعمت کے خالق ہم ہیں۔ تمہارے بس کی بات نہیں تھی کہ تم پانی کا اتنا وسیع انتظام کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور ہم (پانی سے) بھری ہوئی ہوائیں بھیجے ہیں پھر ہم آسمان سے پانی نازل فرماتے ہیں پھر ہم ہی تمہیں (پانی) پلاتے ہیں اور تم اُس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو۔ (سورة الحجر، آیت: 22)

یہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے پانی کو پینے کے قابل بنایا۔ اگر پانی کڑوا ہوتا یا نمکین ہوتا تو اس کا پینا ممکن نہیں تھا۔ پانی اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کرے کم ہے۔ ہمیں پانی کو کسی صورت بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (سورة الاعراف، آیت: 31)

ترجمہ: بے شک (وہ اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں زندگی بسر کرنے کا جواب سکھایا ہے، اُس کے مطابق ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہیے اور ان کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وضو اور غسل کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کر رہے تھے، آپ ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعد! اسراف نہ کرو، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا وضو میں بھی

ہے۔ آپ خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں، اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔ (مسند احمد، حدیث: 609)

موجودہ دور میں دنیا کو پانی کی کمی کا سامنا ہے۔ دنیا کی زیادہ تر آبادی کو پینے کے لیے صاف پانی میسر نہیں ہے۔ پاکستان جیسے زرعی ملک کو بھی پانی کی شدید کمی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس لیے پانی کو ضائع کرنا اور غیر ضروری استعمال کرنا ایک برا فعل ہے۔

اسی طرح دوسرا مسئلہ جس کا ہمیں سامنا ہے وہ پانی کی آلودگی ہے۔ ہمیں گندی چیزیں پانی میں نہیں پھینکنی چاہئیں۔ نکاسی کے ناقص نظام اور دریاؤں میں شہروں کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے بیشتر جگہوں کا پانی آلودہ ہو چکا ہے۔ پانی کی آلودگی کی وجہ سے بہت زیادہ بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ نبی اکرم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہدایات کے مطابق پانی کو آلودہ کرنے اور ضائع ہونے سے بچائیں۔

- آئیے! ہم سب مل کر عہد کریں کہ:
- ❁ پانی کو ضائع نہیں کریں گے۔
 - ❁ صرف ضرورت کے تحت پانی استعمال کریں گے۔
 - ❁ پانی کو صاف رکھنے کا اہتمام بھی کریں گے۔

مشق

1- درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف- نبی اکرم خاتۃ النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کن سے فرمایا کہ وضو میں پانی کا زیادہ استعمال اسراف ہے؟

- الف- حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ب- حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ج- حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
د- حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب- ہرجان دار کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے:

- الف- پانی ب- گاڑی ج- سایہ د- گھر

ج- موجودہ دور میں دنیا کو کمی کا سامنا ہے:

- الف- گرمی کی ب- ہوا کی ج- پانی کی د- سردی کی

د- پانی کی آلودگی سے پیدا ہو رہی ہیں:

- الف- رکاوٹیں ب- مشکلات ج- بیماریاں د- دُوریاں

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف- اللہ تعالیٰ کی _____ کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

- ب۔ روزمرہ کی زندگی میں پانی کی ضرورت بہت _____ ہوتی ہے۔
- ج۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے مگر ان کو _____ نہیں کرنا چاہیے۔
- د۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔
- ہ۔ پانی کا غیر ضروری استعمال کرنا ایک _____ فعل ہے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

- الف۔ پانی کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔ ب۔ انسان کو پانی کی نعمت پر کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟
- ج۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے کیا نصیحت کی؟
- د۔ پانی کے ضیاع سے بچنے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے کیا ہدایات دیں؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

- الف۔ موجودہ دور میں دنیا کو پانی کے حوالے سے کن مسائل کا سامنا ہے؟ ب۔ پانی استعمال کرنے کے آداب بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

درج ذیل صورتوں میں پانی ضائع ہو سکتا ہے۔ آپ ان صورتوں میں پانی زیادہ استعمال کرتے ہیں یا کم، کسی ایک پر (✓) نشان لگائیں۔

زیادہ	کم	وضو کرتے ہوئے
زیادہ	کم	غسل کرتے ہوئے
زیادہ	کم	کپڑے دھوتے ہوئے
زیادہ	کم	گاڑی، موٹر سائیکل یا سائیکل دھوتے ہوئے
زیادہ	کم	گھر کی صفائی کرتے ہوئے

اساتذہ اور والدین کی مدد سے پانی اور دیگر توانائی کے وسائل کو بچانے کے طریقوں کی ایک فہرست بنا کر کمر اجتماعت میں آویزاں کریں۔

اپنے ملک پاکستان میں ”پانی بچاؤ مہم“ کا حصہ بنیں۔

پانی کی حفاظت کے متعلق طلبہ کو کوئی دستاویزی فلم دکھائیں۔

طلبہ کو پانی کے ضیاع کی مختلف صورتیں بتائیں اور کس طرح ان صورتوں میں پانی بچایا جاسکتا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کریں۔



فرہنگ

ب: عبادات

(1) روزہ

الفاظ	معانی
لرزہ	خوف سے کانپنا
چچا زاد	چچا کا بیٹا/ بیٹی
نزول	نازل ہونا

الفاظ	معانی
ترک کرنا	چھوڑ دینا
آفتاب	سورج
رکن	ستون
قرب	نزدیکی
عشرہ	دس دن

باب اول: قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ

الفاظ	معانی
قواعد	اصول
بار برکت	برکت والی
حفظ کرنا	یاد کرنا
فضیلت	اہمیت
مجوزہ	تجویز کیا گیا
سفارش	شفاعت، کسی کی بھلائی کے لیے اچھی بات کہنا
اعادہ	دہرانا، لوٹانا
چغل خور	غیبت کرنے والا، لگائی بھجائی کرنے والا
ایذا	تکلیف، دکھ

ب۔ دعوت و تبلیغ

الفاظ	معانی
خفیہ	چھپ کر
عرصہ	وقت
اعزہ و اقارب	رشتہ دار
ایڑی چوٹی کا زور لگانا	پوری کوشش کرنا
مخالفت	دشمنی

(2) حقوق اللہ

الفاظ	معانی
لازم	ضروری
اناج	غلہ
احسانات	احسان کی جمع، بھلائیاں
تقاضا	مطالبہ، دعویٰ
شریک	ساتھی، حصہ دار

(3) تلاوت قرآن مجید

الفاظ	معانی
سفارش	سہارا
آداب	ادب کی جمع
تلاوت کرنا	قرآن مجید پڑھنا
تعوذ	أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
تسمیہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
تلفظ	الفاظ کا درست طریقے سے ادا کرنا
رضا	خوشی

ج۔ ہجرت حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)

الفاظ	معانی
عادل	انصاف کرنے والا
قافلہ	مسافروں کا گروہ
امیر	قائد، سردار
وفد	اپنی، سفیر
مردار	مردہ چیز
صلہ رحمی کرنا	رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا
جاہل	ان پڑھ
چراغ	دیا، بتی

باب سوم: سیرت طیبہ ﷺ

الف۔ نزول وحی کا واقعہ

الفاظ	معانی
غار حرا	مکہ مکرمہ کی ایک غار کا نام
پروردگار	پالنے والا، مراد اللہ تعالیٰ
آیات	آیت کی جمع، نشانیاں

باب دوم: ایمانیات و عبادات

الف: ایمانیات (1) فرشتوں پر ایمان

الفاظ	معانی
نور	روشنی
انجام دینا	پورا کرنا
مخلوق	اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں
صور پھونکنا	ایک خاص قسم کا بگل جو روایت کے مطابق قیامت کے روز حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔
معزز	عزت والے۔ محترم
روزی	رزق۔ گزر بسر

(2) آسمانی کتابیں

الفاظ	معانی
رہنمائی	راستہ دکھانا
برحق	سچا
تصدیق کرنا	سچا ثابت کرنا
ختم نبوت	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ
نجات	صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وَاَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننا چھٹکارا

الفاظ	معانی
پناہ لینا	حفاظت میں آنا
باشندہ	کسی ملک یا شہر کا رہنے والا
بدسلوکی	برابرتاؤ

باب چہارم: اخلاق و آداب

الف۔ سادگی

الفاظ	معانی
نمونہ	مثال
زیب تن	پہننا
عار	شرم
میسر	موجود، دستیاب
طرز عمل	سلوک، رویہ
قتاعت	جو ملے اسی پر راضی ہونا

ب۔ آداب مجلس

الفاظ	معانی
راحت	آرام
ضابطہ	اصول، قانون
شعبہ	ونگ، محکمہ کا حصہ
کشادگی	فراغت، مالدار ہونا
مجالس	مجلس کی جمع، محفل
اجتناب	بچنا

ج۔ وقت کی پابندی

الفاظ	معانی
سراجم دینا	پورا کرنا
طلوع	روشن ہونا، نکلنا
غروب	ڈوبنا

د۔ شعب ابی طالب

الفاظ	معانی
انتہائی	بہت زیادہ
قدم اٹھانا	کام شروع کرنا
ظالمانہ	ظلم سے بھرا ہوا
معاہدہ	باہمی عہد و پیمان
تحریر	لکھی ہوئی چیز
لبیک	میں حاضر ہوں
مشرکین	مشرک کی جمع شرک کرنے والے
محاصرہ	گھیراؤ
دیمک	چیونٹی کے برابر ایک قسم کا کیرا

ہ۔ عام الحزن

الفاظ	معانی
سہنا	برداشت کرنا
پرورش	پالنا
رخصت ہونا	چلے جانا، وفات پا جانا
بے حد	بہت زیادہ
حمایت	طرف داری، مدد
محروم	روکا گیا
رفاقت	ساتھ
غمگساری	ہمدردی کرنا

و۔ سفر طائف

الفاظ	معانی
بعثت	رسالت کا زمانہ / بھیجا جانا
شریر	شرارتی
پینا	ریزہ ریزہ کرنا
اُسوہ	نمونہ

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

الفاظ	معانی
پوجا	عبادت
سرکش	نافرمان، باغی
بت خانہ	عبادت گاہ جہاں پر بت ہوتے ہیں
ہجرت	وطن کو چھوڑ دینا
شعائر	جمع شعار، امتیازی نشانیاں
نسل	قوم

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

الفاظ	معانی
آمد	آنا
متکبر	تکبر کرنے والا، مغرور
دعویٰ والا	دعویٰ کرنے والا
نجومی	ستاروں کا علم جاننے والا
بنی اسرائیل	حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد
کارندے	کام کرنے والے، ملازم
کوه	پہاڑ
معجزے	معجزہ کی جمع، عقل میں نہ آنے والی باتیں
جدوجہد	کوشش
غرق	ڈوب جانا

الفاظ	معانی
قدر و قیمت	اہمیت
صرف کرنا	استعمال کرنا
توازن	برابری/دونوں طرف ہم وزن
ضائع کرنا	برباد کرنا

باب پنجم: حسن معاشرت و معاملات

الف۔ دیانت داری

الفاظ	معانی
راز	چھپی ہوئی بات
سو پنی	حوالے
صادق	سچ بولنے والا
امین	امانت دار
شہرت	مشہور، دھوم
شاہراہ	راستہ

ب۔ حقوق العباد

الفاظ	معانی
خدمت خلق	مخلوق کی خدمت کرنا
تلقین	تعلیم
کنہ	خاندان
بخشش	معافی، مغفرت
بیوہ	وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو

ج۔ وطن سے محبت

الفاظ	معانی
فطری	قدرتی
ٹھکانا	گھر
وطن	جائے پیدائش
سکونت	رہائش
لا تعداد	بہت زیادہ، تعداد شمار میں نہ آسکے
امتیازی	نمایاں، برتری
وفادار	وفا کرنے والا

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

الف۔ صفائی کی ضرورت اور اہمیت

الفاظ	معانی
افضل	سب سے زیادہ فضیلت والا
نوازا	عطا کیا
طہارت	پاکیزگی
جمال	خوب صورتی
مسواک	دانت صاف کرنے کی ریشہ دار پتلی لکڑی

ب۔ پانی کی اہمیت

الفاظ	معانی
عظیم	عظمت والا
قائم	برقرار
ضائع	برباد
انصراف	فضول خرچی
آلودگی	گندگی
ناقص	ناکارہ

ج۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
راشد	ہدایت پانے والا
استقامت	ثابت قدمی
بے ساختہ	بغیر ارادہ کے، بغیر بناوٹ کے
قیادت	سربراہی
رعایا	عوام
نعرۂ تکبیر	اللہ اکبر کہنا
قاضی	شرعی فیصلہ کرنے والا جج
مشعلِ راہ	راستہ دکھانے والی روشنی
فائز	کامیاب

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاظ	معانی
تاجر	کاروباری شخص
صاحبزادی	بیٹی
غنی	مال دار
وقف کرنا	اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا، کسی کو مالک بنادینا
جامع	جمع کرنے والا
وسیع	دور تک پھیلا ہوا
بحری	سمندری
بغاوت	نافرمانی